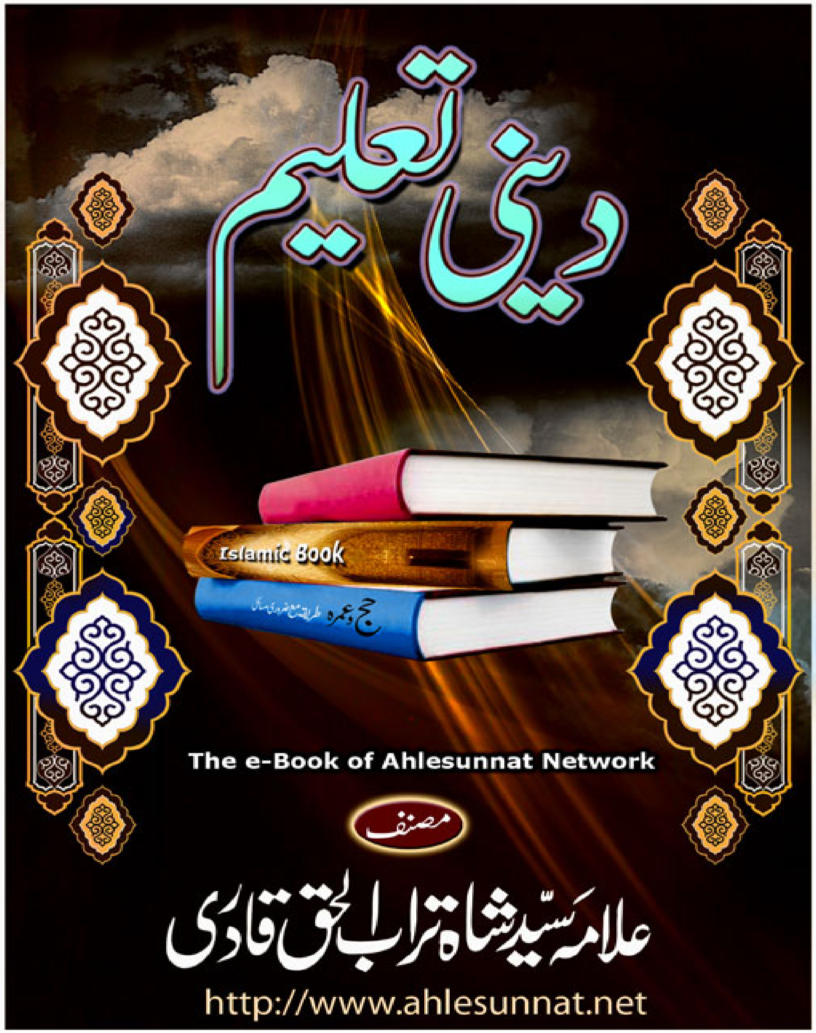

بسم اللہ الرحمن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم

باب اول: عقائد و ایمانیات

سوال نمبر۱۔ ایمان کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کا زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنا ایمان کہلاتا ہے۔ نیز یہ بھی ضروری ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بتائی ہوئی تمام باتوں کی تصدیق کی جائے۔

سوال نمبر۲۔ کفر کسے کہتے ہیں؟

جواب: اسلامی عقائد کے خلاف کوئی عقیدہ رکھنا، یا اسلام کی کسی مشہور و معلوم بات کا انکار کرنا یا اس میں شک کرنا جیسے نماز، روزہ، زکوٰۃ یا حج کو فرض نہ جاننا، یا قرآن کو اللہ تعالیٰ کا کلام نہ سمجھنا یا جنت، دوزخ، فرشتے، قیامت وغیرہ پر یقین نہ رکھنا، یا کسی نبی یا فرشتے کی توہین کرنا، یا کسی سنت کو ہلکا جاننا، یا کسی شرعی حکم کا مذاق اڑانا، یا مذاق میں کوئی کفریہ جملہ بولنا، یہ سب باتیں کفر ہیں.

سوال نمبر۳۔ عقیدۂ توحید سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ ایک ہے، بے نیاز ہے، واجبُ الوجود ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہ سب کا خالق و مالک اور رازق ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ زندگی، موت، عزت، ذلت سب اسکے اختیار میں ہے۔ وہ جو چاہے اور جیسا چاہے کرے، اسے کوئی روک نہیں سکتا۔ وہ نہ کسی کا باپ ہے نہ کسی کا بیٹا۔ سب اسکے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں۔ وہ عالم الغیب ہے اور ہر عیب سے پاک ہے۔

سوال نمبر۴۔ شرک کسے کہتے ہیں؟

جواب: اللہ کے سوا کسی اور کو خدا جاننا، یا عبادت کے لائق سمجھنا شرک ہے نیز اللہ تعالیٰ کی صفات کو بعینہٖ کسی غیر کے لیے ماننا یعنی کسی مخلوق کی کسی صفت کو قدیم اور مستقل بالذات ماننا شرک ہے۔

سوال نمبر۵۔ قرآن کریم میں رب تعالیٰ کی بعض صفات بندوں کے لیے بیان ہوئی ہیں، ایسی چند صفات کا حوالہ دیجیے۔

جواب: سورۃ الدھر آیت ۲ میں انسان کو ''سمیع و بصیر'' کہا گیا، سورۃ البقرہ آیت ۱۴۳ میں حضور اکرم ﷺ کو ''شھید'' اور سورۃ التوبۃ آیت ۱۲۸ میں ''رؤف و رحیم'' فرمایا گیا، سورۃ التحریم آیت ۴ میں فرشتوں اور صالح مومنوں کا مددگار ہونا بیان فرمایا۔ اسی طرح حیات، علم، کلام، مدد، ارادہ وغیرہ متعدد صفات بندوں کے لیے بیان ہوئی ہیں۔

سوال نمبر۶۔ اللہ تعالیٰ کی ان صفات کا بندوں کے لیے ماننا شرک کیوں نہیں؟

جواب: کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ صفات کسی کی دی ہوئی نہیں بلکہ خود سے ہیں یعنی ذاتی ہیں نیز ازلی، ابدی، لامحدود اور شانِ خالقیت کے لائق ہیں جبکہ مخلوق کو یہ صفات اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں نیز یہ صفات حادث، عارضی، محدود اور شانِ مخلوقیت کے لائق ہیں۔

سوال نمبر۷۔ آیت الکرسی میں جو اللہ تعالیٰ کی صفات بیان ہوئیں، وہ بتائیں؟

جواب: ارشاد ہوا، ''اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا ہے، اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، وہ کون ہے جو اس کے ہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے، اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین، اور اسے بھاری نہیں انکی نگہبانی، اور وہی ہے بلند بڑائی والا''۔

(البقرۃ:۲۵۵، کنز الایمان)

سوال نمبر۸۔ سورۃ الاخلاص کا ترجمہ بیان کیجیے؟

جواب: ارشادِ باری تعالیٰ ہوا، ''تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے، نہ اسکی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا، اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی''۔

(کنز الایمان از مجددِ دین و ملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

سوال (۹)۔ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے مگر کوئی ''محال'' اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل نہیں، وضاحت کریں؟

جواب: محال اسے کہتے ہیں جو موجود نہ ہو سکے۔ مثلاً دوسرا خدا ہونا محال یعنی ناممکن ہے تو اگر یہ زیرِ قدرت ہو تو موجود ہو سکے گا اور محال نہ رہے گا جبکہ اس کو محال نہ ماننا وحدانیت الٰہی کا انکار ہے، اسی طرح اللہ عزوجل کا فنا ہونا محال ہے اگر فنا ہونے پر قدرت مان لی جائے تو یہ ممکن ہوگا اور جس کا فنا ہونا ممکن ہو وہ خدا نہیں ہوسکتا، پس ثابت ہوا کہ محال و ناممکن پر اللہ تعالیٰ کی قدرت ماننا اللہ تعالیٰ ہی کا انکار کرنا ہے۔

سوال (۱۰)۔ اچھائی اور برائی کی نسبت کس کی طرف کرنی چاہیے؟

جواب: برے کام کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا بے ادبی ہے اسلیے حکم ہوا، ''تجھے جو بھلائی پہنچے اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے''۔(

Copyright © 2010 http://www.ahlesunnat.net All Rights Reserved. 1/17

النساء:۷۹) پس برا کام کر کے تقدیر یا اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرنا بہت بری بات ہے اسلیے اچھے کام کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کی طرف منسوب کرنا چاہیے اور برے کام کو شامتِ نفس سمجھنا چاہیے۔

سوال(۱۱)۔ اللہ تعالیٰ کے رازق ہونے پر قرآن وحدیث سے دلائل دیجیے؟

جواب: بیشک اللہ تعالیٰ ہر مخلوق کو رزق دیتا ہے حتیٰ کہ کسی کونے میں جالا بنا کر بیٹھی ہوئی مکڑی کے رزق کو پر لگا کر اڑاتا ہے اور اس کے پاس پہنچادیتا ہے۔ حدیث میں ہے، ''بیشک بندے کا رزق اس کو ایسے تلاش کرتا ہے جیسے اسے موت ڈھونڈتی ہے''یعنی جب موت کا بروقت آنا یقینی ہے تو رزق کا ملنا بھی یقینی ہے۔ قرآن میں ہے، اللہ تعالیٰ جس کا رزق چاہے وسیع فرماتا ہے اور جس کا رزق چاہے تنگ کردیتا ہے۔

سوال(۱۲)۔ رب تعالیٰ جسم سے پاک ہے۔ قرآن وحدیث میں جہاں ید، وجھہ وغیرہ الفاظ آئے، ان کا کیا مفہوم ہے؟

جواب: ایسے الفاظ جو بظاہر جسم پر دلالت کرتے ہیں جیسے ید، وجھہ، استواء وغیرہ، ان کے ظاہری معنی لینا گمراہی و بدمذہبی ہے۔ ایسے متشابہ الفاظ کی تاویل کی جاتی ہے کیونکہ ان کا ظاہری معنی رب تعالیٰ کے حق میں محال ہے۔ مثال کے طور پر ید کی تاویل قدرت سے، وجھہ کی ذات سے اور استواء کی غلبہ وتوجہ سے کی جاتی ہے بلکہ احتیاط یہ ہے کہ ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہیے کہ ید حق ہے، استواء حق ہے مگر اس کا ید مخلوق کا سا ید نہیں اور اس کا استواء مخلوق کا سا استواء نہیں۔

سوال(۱۳)۔ عقیدۂ تقدیر کیا ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ نے اپنے ازلی علم غیب کے مطابق، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اس نے لکھ لیا۔ یوں سمجھ لیجیے کہ جیسا ہم اپنے ارادے اور اختیار سے کرنے والے تھے ویسا اس نے لکھ دیا یعنی اس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کردیا ورنہ جزا وسزا کا فلسفہ بے معنی ہوکر رہ جاتا، یہی عقیدہ تقدیر ہے۔

سوال(۱۴)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: ''میں مردے زندہ کرتا ہوں باذن اللہ''۔ اس آیت سے کیا نتیجہ اخذ ہوتا ہے؟

جواب: اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے دیے ہوئے اختیار سے اسکے محبوب بندے مردے زندہ کرسکتے ہیں۔ اسلیے محبوبانِ خدا کی طاقت وقدرت ماننا شرک نہیں بلکہ عین توحید ہے۔

سوال(۱۵)۔ استعانت کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: استعانت کی دو قسمیں ہیں۔ حقیقی اور مجازی۔

سوال(۱۶)۔ استعانت حقیقی کی وضاحت کریں۔

جواب: استعانت حقیقی یہ ہے کہ کسی کو قادر بالذات، مالک مستقل اور حقیقی مددگار سمجھ کر اس سے مدد مانگی جائے یعنی اس کے بارے میں یہ عقیدہ ہو کہ وہ عطائے الٰہی کے بغیر خود اپنی ذات سے مدد کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ غیر خدا کے لیے ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے اور کوئی مسلمان بھی انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام کے بارے میں ایسا عقیدہ نہیں رکھتا۔

سوال(۱۷)۔ استعانت مجازی کی وضاحت کریں۔

جواب: استعانت مجازی یہ ہے کہ کسی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی مدد کا مظہر، حصولِ فیض کا ذریعہ اور قضائے حاجات کا وسیلہ جان کر اس سے مدد مانگی جائے اور یہ قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔

سوال(۱۸)۔ محبوبانِ خدا سے مدد مانگنا جائز ہے۔ قرآن سے دلائل دیجیے۔

جواب: حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی کو مددگار بنانے کی دعا کی جو قبول ہوئی۔ (سورۃ طٰہٰ:۳۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے مدد مانگی۔ (آلِ عمران:۵۲) نیک کاموں میں مسلمانوں کو مددگار بننے کا حکم دیا گیا۔ (المائدہ:۲) ایمان والوں کو صبر اور نماز سے مدد مانگنے کا حکم دیا گیا۔ (البقرۃ:۱۵۳)

سوال(۱۹)۔ صالحین اور فرشتوں کے مددگار ہونے پر آیت بتائیے؟

جواب: فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ ۝ بیشک اللہ تعالیٰ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے، اور اس کے بعد فرشتے مددگار ہیں۔ (التحریم:۴)

سوال(۲۰)۔ اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے مددگار ہونے پر آیت بتائیے؟

جواب: ''بیشک تمہارے مددگار تو صرف اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول ﷺ اور ایمان والے ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے ہوئے ہیں''۔ (المائدہ:۵۵)

سوال(۲۱)۔ کیا عید میلاد النبی ﷺ اور اولیاء کا عرس منانا شرک ہے؟

جواب: ہرگز نہیں کیونکہ عید میلاد حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں منائی جاتی ہے جبکہ رب تعالیٰ پیدا ہونے سے پاک ہے۔ اسی طرح بزرگانِ دین کے وصال کے دن کو

عرس منایا جاتا ہے جبکہ رب تعالیٰ فوت ہونے سے پاک ہے۔ گویا عیدِ میلاد اور عرس منانے سے شرک کی نفی ہوتی ہے۔ اسے شرک کہنا جہالت وحماقت ہے۔

سوال(۲۲)۔ نبی کسے کہتے ہیں؟

جواب: نبی اُس اعلیٰ وارفع شان والے بشر کو کہتے ہیں جس پر اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ہو اور اس کی تائید معجزات سے فرمائی ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ومقرب بندہ ہوتا ہے۔

سوال(۲۳)۔ ہر نبی پیدائشی نبی ہوتا ہے، دلیل دیجیے؟

جواب: ہر نبی پیدائشی نبی ہوتا ہے البتہ نبوت کا اعلان وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کرتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چند یوم کی عمر میں ارشاد فرمایا: ''میں اللہ کا بندہ ہوں، اس نے مجھے کتاب دی اور مجھے نبی بنایا''۔ (مریم:۳۰)

سوال(۲۴)۔ ''عقیدۂ عصمتِ انبیاء'' سے کیا مراد ہے؟

جواب: تمام انبیاء کرام گناہوں اور خطاؤں سے معصوم ہوتے ہیں۔ عصمتِ انبیاء کے معنی یہ ہیں کہ انبیاء کرام کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حفاظت کا وعدہ ہے اسلیے ان سے گناہ ہونا شرعاً ناممکن ہے۔

سوال(۲۵)۔ انبیاء برکتوں والے ہوتے ہیں، قرآن سے دلیل دیجیے؟

جواب: انبیاء کرام علیہم السلام برکت ورحمت والے ہوتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد ہے، ''اور اس نے (یعنی رب تعالیٰ نے) مجھے بابرکت کیا، میں کہیں بھی ہوں''۔ (مریم:۳۱) حضرت موسیٰ وہارون علیہما السلام کے تبرکات والے صندوق کی برکت سے بنی اسرائیل کو کافروں پر فتح ملتی اور انکی حاجتیں پوری ہوتیں۔ (سورۃ البقرۃ:۲۴۸)

سوال(۲۶)۔ انبیاء کرام کو اپنی مثل بشر سمجھنا قرآن کریم نے کن لوگوں کا طریقہ بتایا؟

(ج) انبیاء کرام کو اپنی مثل بشر سمجھنا گمراہی ہے قرآن حکیم نے کافروں کا طریقہ بیان کیا ہے کہ وہ نبیوں کو محض اپنی ہی مثل بشر کہتے تھے۔ (المومنون:۲۴،۲۳؛ یٰس:۱۵)

س(۲۷)۔ انبیاء کرام کی سماعت وبصارت عام انسانوں جیسی نہیں ہوتی، قرآن سے دلیل دیجیے؟

(ج) قرآن کریم میں ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کئی میل دور سے چیونٹی کی بات سن لی جب اس نے دوسری چیونٹیوں سے کہا کہ اپنے گھروں میں چلی جاؤ، کہیں تمہیں سلیمان اور انکے لشکر بے خبری میں کچل نہ ڈالیں، تو حضرت سلیمان علیہ السلام اسکی بات سن کر مسکرادیے۔ (النمل:۱۹) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرش سے عرش تک ساری کائنات دیکھ لی۔ (الانعام:۷۵)

س(۲۸)۔ انبیاء کرام کی قدرت وطاقت عام انسانوں جیسی نہیں ہوتی، قرآن سے دلیل دیجیے؟

(ج) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں، ''میں تمہارے لیے مٹی سے پرندکی سی مورت بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہوجاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے، اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کرکے رکھتے ہو''۔ (آل عمران:۴۹، کنزالایمان)

سوال(۲۹)۔ حیاتِ انبیاء کرام کے متعلق اہلسنت کا عقیدہ بیان کیجیے؟

(ج) انبیاء کرام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح حقیقی طور پر زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے۔ وہ کھاتے پیتے ہیں، جہاں چاہتے ہیں آتے جاتے ہیں اور تصرف فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ان پر ایک آن کے لیے موت طاری ہوئی اور پھر وہ زندہ کردیے گئے۔

سوال(۳۰)۔ عقیدہ حیاتِ انبیاء پر قرآن سے دلیل دیجیے۔

(ج) ''اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ خیال نہ کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں اور روزی پاتے ہیں'' (آل عمران:۱۶۹) اس بارے میں کسی کو اختلاف نہیں کہ انبیاء کرام تمام لوگوں سے افضل ہیں۔ پس جب شہید زندہ ہیں تو انبیاء کرام یقیناً زندہ ہیں۔ علامہ سیوطی فرماتے ہیں، تمام انبیاء کرام نبوت کے ساتھ وصفِ شہادت کے بھی جامع ہیں۔ (انباءُالاذکیاء)

سوال(۳۱)۔ مخلوق میں سب سے افضل لوگ کون ہیں اور سب سے افضل ہستی کون ہے؟

(ج) تمام مخلوق میں انبیاء کرام علیہم السلام افضل ہیں اور سارے انبیاء ورُسُل میں ہمارے آقا ومولیٰ حضرت محمد ﷺ سب سے افضل ہیں۔

سوال(۳۲)۔ حضور ﷺ نے ''اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ'' کن لوگوں سے فرمایا تھا؟

(ج) آپ نے یہ بات ان کافروں سے فرمائی تھی جو کہتے تھے کہ ہمارے دل غلاف میں ہیں اُس بات سے جس کی طرف تم ہمیں بلاتے ہو اور ہمارے کانوں میں روئی ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان پردہ ہے۔ (سورہ حٰم السجدۃ:۵)

سوال(۳۳)۔ حضور ﷺ نے اَیُّکُمْ مِثْلِیْ کن لوگوں سے فرمایا تھا؟

Copyright © 2010 http://www.ahlesunnat.net All Rights Reserved. 2/17

(ج) حضور ﷺ نے اپنے صحابہ سے فرمایا تھا، اَیُّکُمْ مِثْلِیْ۔ ''تم میں کون میری مثل ہے؟ بیشک میں اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا رب مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے''۔(بخاری، مسلم)

سوال(۳۴)۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کا نور کب تخلیق فرمایا؟ حدیث بتائیں۔

(ج) حضور ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تخلیق سے قبل تمہارے نبی کے نور کو اپنے نور کے فیض سے پیدا فرمایا۔(مصنف عبدالرزاق، مواہب الدنیہ)

سوال(۳۵)۔ حضور ﷺ منصبِ نبوت پر کب فائز ہوئے؟ حدیث شریف بیان کریں۔

(ج) حضور ﷺ نے فرمایا، ''میں اسوقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے''۔(ترمذی)

سوال(۳۶)۔ حضور ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا حکم قرآن کریم کی کس آیت میں ہے؟

(ج) ''اے لوگو! تم اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم وتوقیر کرو اور صبح وشام اللہ کی پاکی بولو''۔(الفتح:۹، کنزالایمان)

سوال(۳۷)۔ اس آیت کریمہ سے کیا عقیدہ ثابت ہوتا ہے؟

(ج) اس آیت میں سب میں پہلے ایمان کا ذکر ہے پھر حبیب ﷺ کی تعظیم وتوقیر کا اور پھر عبادات کا، معلوم ہوا کہ ایمان کے بغیر تعظیم کا فائدہ نہیں، اور جب تک نبی کریم ﷺ کی سچی تعظیم نہ ہو، ساری عبادات بیکار ہیں۔

سوال(۳۸)۔ صحابہ کرام حضور ﷺ کی تعظیم کس طرح کرتے تھے؟ حدیث بتائیں۔

(ج) صحابہ کرام آپ کے تھوک مبارک، بال مبارک اور وضو کا مستعمل پانی زمین پر نہ گرنے دیتے، لعاب دہن اور اعضائے وضو کا دھوون اپنے چہروں پر مل لیتے اور بال مبارک حصولِ برکت کے لیے محفوظ کر لیتے۔(بخاری، مسلم)

س(۳۹)۔ ''اے ایمان والو! راعنا نہ کہو بلکہ انظرنا کہا کرو'' اس آیت سے کیا عقیدہ واضح ہوتا ہے؟

(ج) ایسا ذومعنی لفظ کہنا بھی گستاخی اور توہین ہے جس کا ایک مفہوم گستاخی کا ہو اور خواہ وہ لفظ توہین کی نیت سے نہ کہا جائے۔ اس لیے ایمان والوں کے لیے راعنا کہنا حرام ہوگیا اگرچہ وہ بری نیت سے نہیں کہتے تھے۔

سوال(۴۰)۔ حضور ﷺ کی محبت ہر شے سے زائد ہونا فرض ہے۔ آیت کا ترجمہ بتائیں۔

(ج) رب تعالیٰ فرماتا ہے، ''اے نبی ﷺ! تم فرمادو کہ اے لوگو! اگر تمہارے باپ، تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیویاں، تمہارا کنبہ، تمہاری کمائی کے مال اور وہ تجارت جس کے نقصان کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہاری پسند کے مکان، ان میں کوئی چیز بھی اگر تم کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں کوشش کرنے سے زیادہ محبوب ہے تو انتظار رکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا عذاب اتارے اور اللہ بے حکموں کو راہ نہیں دیتا''۔(التوبۃ:۲۴)

سوال(۴۱)۔ حضور ﷺ کی محبت ہر شے سے زائد ہونا فرض ہے۔ حدیث شریف بتائیں؟

(ج) ہمارے آقا ومولیٰ ﷺ فرماتے ہیں، ''تم میں سے کوئی مومن نہ ہوگا جب تک میں اُسے اُس کے ماں باپ، اولاد اور سب انسانوں سے زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں''۔(بخاری، مسلم)

سوال(۴۲)۔ نبی کی زندگی بعد وصال شہداء کی زندگی سے افضل ہے، دلیل دیجئے۔

(ج) انبیاء کرام علیہم السلام دیگر تمام مخلوق سے افضل ہیں لہٰذا ان کی زندگی شہداء کی زندگی سے یقیناً بہت اعلیٰ وارفع ہے۔ شہید کا ترکہ تقسیم ہوتا ہے اور اس کی بیوی عدت کے بعد نکاح کرسکتی ہے جبکہ انبیاء کرام کے متعلق یہ دونوں باتیں جائز نہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، ''انکے بعد انکی بیویوں سے نکاح نہ کرو''۔(الاحزاب:۵۳)

سوال(۴۳)۔ حضور ﷺ وصال کے بعد بھی ہمارے درود سنتے ہیں۔ دو حدیثیں سنائیں؟

(ج) حضور ﷺ نے فرمایا، جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود پڑھا کرو کیونکہ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ کوئی بندہ جہاں بھی درود پڑھتا ہے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔ صحابہ نے عرض کی، کیا آپ کے وصال کے بعد بھی؟ فرمایا، ہاں میرے وصال کے بعد بھی کیونکہ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ انبیاء کرام کے جسموں کو کھائے۔(ابن ماجہ، طبرانی، جلاء الافہام ص۶۳) ایک اور ارشاد مبارک ہے کہ ''اہلِ محبت کا درود میں خود سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا بھی ہوں''۔(دلائل الخیرات)

سوال(۴۴)۔ حضور ﷺ وصال کے بعد بھی ہمارے سلام سنتے ہیں۔ حدیث بتائیں؟

(ج) ارشادِ گرامی ہے، ''جب کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح مجھ پر لوٹا دیتا ہے (یعنی میری روح کی توجہ سلام بھیجنے والے کی طرف ہو جاتی ہے) یہاں تک کہ میں اس کو اسکے سلام کا جواب دیتا ہوں''۔(مسند احمد، ابوداؤد، بیہقی)

سوال(۴۵)۔ حضور ﷺ کے ''علمِ غیب'' کے متعلق اہلسنت کا عقیدہ بیان کریں۔

(ج) تمام انبیاء کرام علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے علم غیب عطا فرمایا اور اپنے حبیب کریم ﷺ کو ''علمِ ماکانَ وَمَا یَکُوْن'' یعنی کائنات میں جو کچھ ہوچکا اور جو آئندہ ہوگا، ان سب کا علم عطا فرمایا۔ یہ علم اللہ تعالیٰ کی عطا سے ہے اسلیے یہ علمِ غیب عطائی ہوا اور اللہ تعالیٰ کا علم چونکہ کسی کا عطا کردہ نہیں بلکہ اُسے خود سے حاصل ہے اسلیے اسکا علمِ غیب ذاتی ہوا۔ لہٰذا انبیاء کرام کے لیے عطائی علمِ غیب ماننا شرک نہیں ہے۔

سوال(۴۶)۔ علم غیب عطائی پر قرآن سے دلیل دیجیے؟

(ج) ارشادِ باری تعالیٰ ہے، ''اللہ تعالیٰ یوں نہیں کہ تم لوگوں کو غیب پر مطلع کردے لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے''۔(آل عمران:۱۷۹)

دوسری جگہ فرمایا، ''(اے حبیب) تم کو سکھا دیا جو کچھ تم نہ جانتے تھے''۔(النساء:۱۱۳)

ارشاد باری تعالیٰ ہے، ''یہ غیب کی خبریں ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں''۔(ھود:۴۹)

سوال(۴۷)۔ جن آیات میں علم غیب کی نفی ہے ان کا مطلب کیا ہے؟

(ج) جن قرآنی آیات میں علم غیب کی نفی کی گئی ہے ان سے مراد اُس علم کی نفی ہے جو ذاتی ہو یعنی بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ہو۔ پس اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر کوئی غیب نہیں جانتا۔

سوال(۴۸)۔ ''نبی'' کا ترجمہ کیا ہے؟

(ج) نبی کا ترجمہ ہے، ''غیب کی خبریں دینے والا''۔ غور کریں کہ جنت دوزخ ثواب عذاب فرشتے اور قیامت وغیرہ سب غیب ہی تو ہیں اور انبیاء کرام غیب ہی کی خبریں دینے کے لیے آتے ہیں۔

سوال(۴۹)۔ حضور ﷺ کے علمِ غیب کی وسعت پر احادیث بیان کیجیے۔

(ج) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک دن کائنات کی تخلیق سے تمام احوال بیان کرنا شروع کیے یہانتک کہ جنتیوں کے جنت میں اور جہنمیوں کے جہنم میں جانے تک کے تمام واقعات بیان فرمادیے۔(بخاری) ایک اور حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک طویل خطبہ دیا اور اس میں ماضی ومستقبل کی تمام خبریں بیان فرمادیں۔(مسلم) ایک موقع پر صحابہ سے فرمایا، تم مجھ سے جو چاہو پوچھو میں تمہیں جواب دوں گا۔(بخاری)

سوال(۵۰)۔ عقیدہ ''حاضروناظر'' کا مفہوم بیان کیجیے؟

(ج) اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ جس طرح روح اپنے بدن کے ہر جزو میں موجود ہوتی ہے اسی طرح روحِ مصطفیٰ ﷺ کی حقیقت کائنات کے ہر ذرے میں جاری وساری ہے جس کی بناء پر جانِ کائنات ﷺ روضۂ اقدس سے تمام کائنات کو اپنی ہتھیلی کی طرح ملاحظہ فرماتے ہیں، دور ونزدیک کی آوازیں یکساں سنتے ہیں اور اپنی روحانیت اور نورانیت کے ساتھ بیک وقت متعدد مقامات پر تشریف فرما ہو سکتے ہیں۔

سوال(۵۱)۔ حضور ﷺ کی صفت ''شاہد'' کے معنی کیا ہیں؟

(ج) اسکے معنی ہیں ''حاضروناظر''۔ مفسرین فرماتے ہیں کہ شاھداً کا معنی یہ ہے کہ حضور ﷺ اپنی امت کے افعال کا مشاہدہ فرماتے ہیں۔(تفسیر کبیر)

سوال(۵۲)۔ اس عقیدے پر آیات بیان کریں؟

(ج) فرمانِ الٰہی ہے، ''یہ نبی مسلمانوں کی جانوں سے زیادہ انکے قریب ہے''۔(الاحزاب:۶)

یہ بھی ارشاد ہوا، ''اے غیب بتانے والے! بیشک ہم نے آپ کو بھیجا حاضروناظر''۔(الاحزاب:۴۵)

سوال(۵۳)۔ وَیَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْداً کا ترجمہ وتفسیر بیان کیجئے؟

(ج) ''اور یہ رسول تمہارے نگہبان وگواہ''۔(کنزالایمان)

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی فرماتے ہیں، ''کیونکہ آپ اپنے نورِ نبوت سے ہر دیندار کے درجے کو جانتے ہیں۔ پس حضور ﷺ تمہارے گناہوں، تمہارے ایمان کے درجات، تمہارے نیک وبد اعمال اور تمہارے اخلاص ونفاق کو جانتے ہیں''۔(تفسیر عزیزی)

سوال(۵۴)۔ عقیدہ حاضروناظر پر احادیث بیان کریں؟

(ج) آپ کا فرمانِ عالیشان ہے، ''اللہ تعالیٰ نے میرے لیے دنیا کو ظاہر فرمایا پس میں دنیا کو اور جو کچھ دنیا میں قیامت تک ہونے والا ہے، سب کچھ اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے میں اپنی ہتھیلی کو دیکھ رہا ہوں''۔(طبرانی) ایک اور ارشاد ہے، ''بیشک میں تمہارا پیش رو اور تم پر گواہ ہوں اور خدا کی قسم! میں اپنے حوضِ کوثر کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں''۔(بخاری)

نبی کریم ﷺ کا دلوں کی کیفیات سے آگاہ ہونا اس حدیثِ صحیح سے بھی ثابت ہے۔ ارشاد ہوا، ''خدا کی قسم! مجھ پر نہ تمہارا رکوع پوشیدہ ہے اور نہ خشوع (جو کہ دل کی ایک کیفیت ہے) اور بیشک میں تمہیں اپنے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں''۔(بخاری)

سوال(۵۵)۔ عقیدہ حاظروناظر پر تین محدثین کے اقوال مع حوالۂ کتب بتائیں۔

Copyright © 2010 http://www.ahlesunnat.net All Rights Reserved. 3/17

(ج) امام قسطلانی فرماتے ہیں، ''حضور ﷺ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں، انکی حالتوں، نیتوں، ارادوں اور دل کی باتوں کو بھی جانتے ہیں''۔ (مواہب الدنیہ) امام سیوطی فرماتے ہیں، ''حضور ﷺ ہماری آنکھوں سے اس طرح پوشیدہ ہیں جیسے فرشتے اپنے اجسام کے ساتھ زندہ ہونے کے باوجود ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں''۔ (الحاوی للفتاوی) شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں، ''حضور ﷺ اپنی امت کے احوال پر حاضر و ناظر ہیں''۔ (سلوک اقرب السبل)

س(۵۶)۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کو جو قدرت و اختیار عطا کرتا ہے اس پر حدیث بتائیے۔

(ج) حدیث قدسی ہے کہ رب تعالیٰ نے فرمایا، ''میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اس کے کان ہوجاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہوجاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اور اسکے ہاتھ ہوجاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کے پاؤں ہوجاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے۔ اگر وہ مجھ سے مانگے تو میں اس کو عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ مانگے تو اسکو پناہ دیتا ہوں''۔ (بخاری)

س(۵۷)۔ اس حدیث کی رو سے ثابت کیجیے کہ اولیاءاللہ کے لیے دور و نزدیک برابر ہوتے ہیں۔

(ج) امام رازی تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ جب اللہ کا نورِ جلال بندے کی سماعت ہوجاتا ہے تو وہ بندہ دور و نزدیک کی آوازوں کو یکساں سن سکتا ہے اور جب یہ نور بندے کی بصارت ہوجاتا ہے تو وہ دور و نزدیک کی چیزوں کو یکساں دیکھ سکتا ہے اور جب یہی نور بندے کا ہاتھ ہوجائے تو وہ دور و نزدیک کی چیزوں میں تصرف کرنے پر قادر ہوجاتا ہے۔

سوال(۵۸)۔ قرآن سے ثابت کیجیے کہ اولیاءاللہ کے لیے دور و نزدیک برابر ہوتے ہیں۔

(ج) حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں سے کہا، کون ہے جو تختِ بلقیس کو یمن سے بیت المقدس لے آئے؟ تو اللہ تعالیٰ کے ایک ولی نے پلک جھپکنے سے پہلے اس تخت کو وہاں حاضر کردیا۔ سورۃ النمل کی آیت ۴۰ میں یہ بات مذکور ہے۔

سوال(۵۹)۔ نبی کریم ﷺ نے ''یارسول اللہ'' ﷺ پکارنے کی تعلیم دی، دلیل دیجیے۔

(ج) رسول معظم ﷺ نے ایک نابینا صحابی کو قضائے حاجات کے لیے یہ دعا تعلیم فرمائی۔ (ترجمہ) ''اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبی حضرت محمد ﷺ کے وسیلے سے جو کہ نبیٔ رحمت ہیں۔ یارسول اللہ ﷺ! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کے دربار میں اسلیے متوجہ ہوا ہوں تا کہ میری یہ حاجت پوری ہوجائے۔ یااللہ! حضور ﷺ کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما''۔ (حاکم، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی، بیہقی، طبرانی)

سوال(۶۰)۔ حضور ﷺ کو حرفِ نداء سے پکارنا صحابہ کی سنت ہے، دلائل دیجیے۔

(ج) نبی کریم ﷺ کو حرف ''یا'' کے ساتھ ندا کرنا صحابہ کرام کی سنت ہے۔ امام بخاری نے ادب المفرد میں روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سوگیا، کسی نے کہا، انہیں یاد کرو جو تمہیں سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ آپ نے بلند آواز سے فرمایا، یا محمداہ ﷺ! تو آپ کا پاؤں فوراً صحیح ہوگیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ صحابہ کرام کے ہمراہ جب مسیلمہ کذاب کے لشکر سے برسرِ پیکار تھے اسوقت سب کی زبان پر یہ ندا تھی، یا محمداہ (یارسول اللہ ﷺ! مدد فرمایئے) پھر مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ (ابن اثیر، طبری، تاریخ ابن کثیر)

سوال(۶۱)۔ حضور ﷺ کو حرف نداء سے پکارنا شرک نہیں ہے۔ دلیل دیجیے۔

(ج) تمام مسلمان روضۂ نبوی پر حاضر ہوکر ''یارسول اللہ ﷺ'' پکارتے ہیں۔ جو کام مدینہ منورہ میں شرک نہیں وہ یہاں کیونکر شرک ہوگا؟ دوسری بات یہ ہے کہ آقا و مولیٰ ﷺ کو حرفِ ندا ''یا'' کے ساتھ مخاطب کرکے سلام عرض کرنا یعنی اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ کہنا جب نماز میں واجب ہے تو نماز کے باہر شرک کیسے ہوسکتا ہے؟

(۶۲)۔ وسیلہ جائز ہے، قرآن سے دلیل دیجیے۔

(ج) ارشاد باری تعالیٰ ہے، ''اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو''۔ (المائدہ:۳۵، کنزالایمان) ایک اور ارشادِ قرآنی ہے، ''اور اس سے پہلے وہ اسی نبی کے وسیلے سے کافروں پر فتح مانگتے تھے''۔ (البقرۃ:۸۹)

س(۶۳)۔ صحابہ کرام مشکل میں حضور ﷺ کا وسیلہ اختیار کرتے تھے، احادیث بیان کیجیے۔

(ج) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارش کے لیے حضور ﷺ کے چچا کے وسیلے سے دعا کی۔ (بخاری) ایک صحابی نے حضور ﷺ سے چادر مانگی تا کہ وہ انکا کفن بنے۔ (بخاری) حضرت اسماء رضی اللہ عنہا آپ کا جبہ مبارک دھوکر مریضوں کو پلاتیں تو وہ شفا پاتے۔ (مسلم) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بتانے پر صحابہ کرام نے آپکے روضۂ اقدس کے وسیلے سے بارش مانگی۔ (مشکوٰۃ)

س(۶۴)۔ کسی مقرب بندے سے نسبت والی جگہ یا شے کو وسیلہ بنانے پر قرآنی حوالے دیجیے۔

(ج) حضرت زکریا علیہ السلام نے حضرت مریم کے پاس اولاد کے لیے دعا کی۔ (آل عمران:۳۸) حضرت یوسف کی قمیض سے ان کے والد کو بینائی حاصل ہوئی۔ (یوسف:۹۳) انبیاء کے تبرکات والے تابوت سے بنی اسرائیل کی مشکلیں آسان ہوتی تھیں۔ (البقرۃ:۲۴۸)

سوال(۶۵)۔ حضور ﷺ کو مختارِ کُل کہا جاتا ہے، احادیث سے دلیل دیجیے۔

(ج) اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتیں تقسیم فرمانے کا اختیار اپنے حبیب ﷺ کو عطا فرمایا۔ آپ کا فرمانِ عالیشان ہے، اِنَّمَا اَنَا قَاسِم'' وَاللّٰہُ یُعْطِیْ ۔ ''بیشک میں تقسیم کرنے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ عطا فرمانے والا ہے''۔ (بخاری کتاب العلم) آپ سے سوال کیا گیا، کیا حج ہر سال فرض ہے؟ فرمایا، ''نہیں۔ اور اگر میں ہاں کہہ دوں تو حج ہر سال فرض ہوجائے''۔ (مُسندِ احمد، ترمذی، ابن ماجہ)

سوال(۶۶)۔ کیا نبی کریم ﷺ کو کسی چیز کو حلال یا حرام کرنے کا اختیار حاصل تھا؟

(ج) جی ہاں۔ رب تعالیٰ کا فرمان ہے، ''نبی کریم ﷺ ان لوگوں کے لیے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتے ہیں''۔ (الاعراف:۱۵۷)

سوال(۶۷)۔ صحابہ کرام مشکل کے وقت بارگاہِ نبوی میں فریاد کرتے اور آپ مشکل کشائی فرماتے، احادیث بتایئے۔

(ج) حدیبیہ کے دن صحابہ نے پانی کے لیے فریاد کی تو آپ کی مبارک انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوگئے۔ (بخاری، مسلم) ایک صحابی نے قحط پڑنے پر فریاد کی تو آپ کی دعا سے بارش ہوئی۔ (بخاری) آپ نے ستر اصحابِ صُفہ کو ایک پیالہ دودھ سے سیر کردیا۔ (بخاری) حضرت جابر کے گھر ہانڈی میں لعابِ دہن ڈال کر ایک ہزار صحابہ کو شکم سیر فرمادیا۔ (بخاری)

سوال(۶۸)۔ صحابہ کرام حضور اکرم ﷺ سے وہ نعمتیں بھی مانگتے جو عام مخلوق سے نہیں مانگ سکتے۔ احادیث بتایئے۔

(ج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے حافظہ مانگا جو عطا فرمایا۔ (بخاری) حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے جنت مانگی، آپ ﷺ نے عطا فرمائی۔ (مسلم، ابوداؤد، ابن ماجہ) سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی کو جوڑ دیا۔ (بخاری) ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے بارش کی کثرت کیوجہ سے فریاد کی تو آپ ﷺ کے اشارے سے بادل چھٹ گئے۔ (بخاری)

س(۶۹)۔ حضور ﷺ نے وصال کے بعد صحابہ کی پکار پر جواب دیا ہے، دلیل دیجیے۔

(ج) ایک اعرابی نے روضہ رسول ﷺ پر حاضر ہوکر مغفرت مانگی۔ روضہ مبارک سے آواز آئی، ''تجھے بخش دیا گیا''۔ (تفسیر قرطبی، تفسیر مدارک، جذب القلوب) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات سے قبل وصیت فرمائی کہ میرے جنازے کو روضہ نبوی پر لے جاکر دفن کی اجازت طلب کرنا، صحابہ کرام نے ایسا ہی کیا تو روضہ اقدس سے آواز آئی، حبیب کو حبیب کے پاس لے آؤ۔ (تفسیر کبیر ج ۵ ص ۴۷۵)

سوال(۷۰)۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، ''اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے''۔ (الانبیاء) حضور ﷺ کے رحمتِ عالم ہونے کے کیا تقاضے ہیں؟

(ج) آقا و مولیٰ ﷺ ہر وقت اور ہر لحہ کائنات کے لیے رحمت ہیں اور رحمت ہونے کے لیے ضروری ہے کہ حضور ﷺ تمام جہان والوں کے احوال سے آگاہ ہوں یعنی حاضر و ناظر ہوں، ان کی پکار کو سنتے ہوں اور انکی مشکل کشائی اور حاجت روائی پر قدرت و اختیار رکھتے ہوں۔

سوال(۷۱)۔ خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں؟ وضاحت کیجیے۔

(ج) اسکے معنی ہیں ''سب نبیوں سے پچھلے نبی یعنی آخری نبی''۔ جو حضور ﷺ کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ کافر ہے۔

سوال(۷۲)۔ شفاعت کے متعلق مسلمانوں کا کیا عقیدہ ہے؟

(ج) حضور ﷺ شافعِ محشر ہیں۔ آپکی شفاعت سے اہلِ محشر کو حساب کتاب کے انتظار سے نجات ملے گی، بہت سے بلاحساب جنت میں جائیں گے، کئی کے درجات بلند ہونگے، بہت سے جہنم میں جانے سے بچ جائیں گے، بہت سے جہنم سے نکال لیے جائیں گے۔ آپ کے بعد انبیاء کرام پھر اولیاءِ عظام، شہداء، علماءِ حق، حفاظ وغیرہ اپنے متعلقین کی شفاعت کریں گے۔

سوال(۷۳)۔ معجزہ اور کرامت میں کیا فرق ہے؟

(ج) وہ بلند کام جو انسانی عادت کے خلاف ہو اور نبی و رسول سے صادر ہو، اسے معجزہ کہتے ہیں جیسے چاند کے دو ٹکڑے کرنا، ڈوبا سورج پلٹا دینا، انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری کردینا وغیرہ۔ اگر ایسا بلند کام اللہ تعالیٰ کے ولی سے صادر ہو تو اسے کرامت کہتے ہیں جیسے آصف بن برخیا کا پلک جھپکتے میں تختِ بلقیس لے آنا، سرکار غوثِ اعظم کا مردے کو زندہ کردینا وغیرہ۔

سوال(۷۴)۔ آسمانی کتابوں پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

(ج) اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر جو کتابیں اور صحیفے اتارے ہیں، وہ سب حق ہیں البتہ اب وہ اصل حالت میں موجود نہیں ہیں۔ قرآن کریم وہ بے مثل کتاب ہے جس کی حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ جو یہ کہے کہ قرآن میں کسی نے کمی بیشی کردی یا اصلی قرآن غائب امام کے پاس ہے وہ کافر ہے۔

سوال(۷۵)۔ فرشتوں پر ایمان لانے کا کیا مطلب ہے؟

(ج) فرشتے نور سے پیدا کی گئی مخلوق ہیں۔ وہ نہ مرد ہیں نہ عورت۔ وہ کھانے پینے سے پاک اور ہر قسم کے گناہ و خطا سے معصوم ہیں۔ انہیں رب تعالیٰ نے بے پناہ قوت

Copyright © 2010 http://www.ahlesunnat.net All Rights Reserved. 4/17

عطا فرمائی ہے اور بہت سے کام انکے سپرد کیے ہیں۔ مثلاً جان نکالنا، بارش برسانا، رزق دینا، نامہ اعمال لکھنا، مجالسِ ذکر میں شرکت کرنا وغیرہ وغیرہ۔

سوال(۷۶)۔ ''قبر میں عذاب وثواب حق ہے''، اسکی وضاحت کیجیے۔

(ج) قبر میں عذاب یا نعمتیں ملنا حق ہے اور یہ روح وجسم دونوں کے لیے ہے، اگر جسم جل جائے یا گل جائے یا خاک ہو جائے تب بھی اس کے اجزائے اصلیہ قیامت تک باقی رہتے ہیں۔ اجزائے اصلیہ ریڑھ کی ہڈی میں بہت باریک اجزاء ہوتے ہیں جن کا روح سے تعلق ہمیشہ قائم رہتا ہے اور یہ دونوں عذاب وثواب سے آگاہ اور متاثر ہوتے ہیں۔

سوال(۷۷)۔ قبر میں منکر اور نکیر کے تین سوال کون سے ہیں؟

(ج) پہلا سوال مَنْ رَّبُّکَ تیرا رب کون ہے؟ دوسرا سوال مَا دِیْنُکَ تیرا دین کیا ہے؟ تیسرا سوال: حضور ﷺ کی طرف اشارہ کرکے پوچھتے ہیں، مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ ھٰذَا الرَّجُل۔ اِن کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟

سوال(۷۸)۔ آخرت پر ایمان لانے سے کیا مراد ہے؟

(ج) ہمیں یہ یقین ہونا چاہیے کہ ایک دن ایسا آئے گا جب تمام مُردوں کو زندہ کرکے جمع کیا جائے گا اور ان سے انکے اعمال کا حساب ہوگا۔ نیکوں کو جزا اور بُروں کو سزا ملے گی۔ اس دن کو قیامت یا محشر یا جزا وسزا کا دن بھی کہتے ہیں۔

س(۷۹)۔ کیا مُردوں کو ہماری عبادات کا ثواب پہنچتا ہے؟ احادیث بیان کریں۔

(ج) ایک شخص نے بارگاہِ نبوی میں سوال کیا، یارسول اللہ ﷺ! میری والدہ کا اچانک انتقال ہوگیا، اگر میں انکے لیے صدقہ خیرات کروں تو کیا انہیں ثواب پہنچے گا؟ ارشاد فرمایا، ہاں انہیں ثواب ضرور پہنچے گا۔ (بخاری، مسلم) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کی، ہم اپنے مُردوں کے لیے دعائیں، صدقات وخیرات اور حج کرتے ہیں کیا یہ چیزیں انہیں پہنچتی ہیں؟ فرمایا، ہاں ضرور پہنچتی ہیں اور وہ ان سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے تم ایک دوسرے کے ہدیے سے خوش ہوتے ہو۔ (مسند احمد)

سوال(۸۰)۔ کیا زندہ کو بھی ایصالِ ثواب کیا جاسکتا ہے؟

(ج) اہلسنت کے نزدیک عبادات کا ثواب کسی دوسرے کو بخشنا جائز ہے خواہ زندہ کو ہی ایصالِ ثواب کیا جائے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں سے فرمایا، تم میں سے کون اس بات کی ذمہ داری لیتا ہے کہ وہ مسجد عشار میں میرے لیے دو چار رکعات نفل پڑھ دے اور کہے کہ یہ نماز ابوہریرہ کے (ایصالِ ثواب کے) لیے ہے۔ (ابوداؤد)

سوال(۸۱)۔ کن چیزوں کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے؟

(ج) رسولِ کریم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے، جب انسان مرجاتا ہے تو اسکے اعمال کا سلسلہ بھی ختم ہوجاتا ہے سوائے تین چیزوں کے جنکا ثواب اسے ملتا رہتا ہے۔ اول صدقہء جاریہ، دوم وہ علم جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا رہے، سوم وہ نیک اولاد جو اسکے لیے دعا کرتی رہے۔ (مسلم)

سوال(۸۲)۔ صحابی کسے کہتے ہیں؟ سب سے افضل صحابہ کون ہیں؟

(ج) صحابی اس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے نبی کریم ﷺ کا دیدار کیا اور ایمان کے ساتھ دنیا سے گیا۔ صحابہ کرام میں سب سے افضل سیدنا ابوبکر صدیق پھر سیدنا عمر فاروق پھر سیدنا عثمان غنی اور پھر سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

سوال(۸۳)۔ صحابی کی توہین کرنے والے کے متعلق کیا شرعی حکم ہے؟

(ج) تمام صحابہ متقی اور عادل ہیں۔ ان کی توہین کرنے والا سخت گمراہ، ملعون اور مستحقِ جہنم ہے۔ حضرت ابوبکر وحضرت عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا انکار کفر ہے۔ صحابہ کرام کے مابین جو اختلاف ہوا، اس کی وجہ سے ان پر طعن یا ان سے بداعتقادی حرام ہے۔

سوال(۸۴)۔ اہلبیت سے کون مراد ہیں؟ امام حسین کو باغی کہنا کیسا ہے؟

(ج) اہلبیتِ اطہار سے رسول کریم ﷺ کی ازواجِ مطہرات اور اولادِ مبارک مراد ہے۔ صحابہ کرام اور اہلبیتِ اطہار کی محبت دراصل رسول کریم ﷺ سے محبت ہے۔ جو امام حسین رضی اللہ عنہ کو باغی کہے یا یزید پلید کو حق پر کہے وہ مردود خارجی اور مستحقِ جہنم ہے۔

سوال(۸۵)۔ تابعی کسے کہتے ہیں؟ کیا امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ تابعی ہیں؟

(ج) تابعی اس مسلمان کو کہتے ہیں جس نے کسی صحابی کی زیارت کا شرف حاصل کیا۔ امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ آپ نے بیس تا پچیس صحابہ کرام کا زمانہ پایا اور سات صحابہ کرام کی زیارت کرکے ان سے احادیث بھی سنیں۔

س(۸۶)۔ ولی کسے کہتے ہیں؟ قرآن میں انکی کیا علامات بیان ہوئیں ہیں؟

(ج) وہ صالح مومن جسے اللہ تعالیٰ کا قرب اور دوستی حاصل ہوتی ہے، اسے اللہ کا ولی کہتے ہیں۔ انکی ایک علامت یہ ہے کہ وہ صحیح العقیدہ مومن ہوتے ہیں لہٰذا کوئی بدمذہب گمراہ ولی نہیں ہوسکتا۔ دوسری علامت یہ بیان ہوئی کہ وہ متقی پرہیزگار ہوتے ہیں لہٰذا کوئی بے نمازی، داڑھی منڈا، فاسق ولی نہیں ہوسکتا۔

سوال(۸۷) تقلید سے کیا مراد ہے؟ اسکا اصطلاحی مفہوم بیان کریں۔

(ج) تقلید کے لغوی معنی ہیں ''گردن میں پٹا ڈالنا'' اور اصطلاحی معنی ہیں ''دلیل جانے بغیر کسی کے قول وفعل کو صحیح سمجھتے ہوئے اسکی پیروی کرنا''۔ ہر انسان زندگی کے ہر شعبے میں کسی نہ کسی کی تقلید کررہا ہے تو دین کے معاملے میں یہ زیادہ ضروری ہے تاکہ انسان گمراہی سے بچے۔

سوال(۸۸)۔ تقلید کا شرعی حکم کیا ہے اور یہ کیوں ضروری ہے؟

(ج) تقلید کا فرض ہونا اس آیت سے ثابت ہے۔ ارشاد ہوا، ''اور مسلمانوں سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ سب کے سب نکلیں تو کیوں نہ ہو کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں اس امید پر کہ وہ بچیں''۔ (التوبۃ: ۱۲۲، کنزالایمان)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ ہر شخص پر عالم وفقیہ بننا ضروری نہیں لہٰذا غیر مجتہد یا غیر عالم کو مجتہد یا عالم کی تقلید کرنی چاہیے۔

سوال(۸۹) صحابہ کرام علیہم الرضوان کس کی تقلید کرتے تھے؟

(ج) صحابہ کرام براہِ راست نبی کریم ﷺ سے دین کا علم حاصل کیا کرتے تھے اسلیے انہیں کسی کی تقلید کی ضرورت نہیں تھی۔ آقا ومولیٰ ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد صحابہ کرام اور تابعین بھی اپنے درمیان موجود زیادہ صاحبِ علم صحابی کی تقلید کیا کرتے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے تھے، ''جب تک یہ عالم تمہارے درمیان موجود ہیں، مجھ سے مسائل نہ پوچھا کرو''۔ (بخاری) یہی تقلیدِ شخصی ہے جو دورِ صحابہ میں بھی موجود تھی۔

سوال(۹۰)۔ بعض غیر مقلد خود کو محدثین کا پیروکار اور ہمیں مقلد ہونے کی بنا پر گمراہ کہتے ہیں۔ کیا محدثین غیر مقلد تھے؟

(ج) تمام محدثین بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، دارمی، طحاوی وغیرہ رحمہم اللہ کسی نہ کسی امام کے مقلد ہیں۔ امام بخاری، امام ابوداؤد اور امام نسائی کا مقلد ہونا تو خود غیر مقلد عالم نواب صدیق حسن بھوپالی نے ''الحطہ'' میں بیان کیا ہے۔ جب ایسے جلیل القدر محدثین، ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی کے مقلد ہیں تو پھر یہ نیم مولوی غیر مقلد، تقلید سے بے نیاز ہوکر کیونکر گمراہ نہ ہونگے؟

سوال(۹۱)۔ کیا مذاہبِ اربعہ اہلسنت ہیں؟ نیز ہم لوگ کس کے مقلد ہیں؟

(ج) حنفی مذہب، مالکی مذہب، شافعی مذہب اور حنبلی مذہب چاروں حق ہیں اور چاروں اہلسنت وجماعت ہیں۔ ان کے عقائد یکساں ہیں البتہ صرف اعمال میں فروعی اختلاف ہے۔ ان چاروں میں سے کسی ایک کی تقلید واجب ہے۔ ہم لوگ امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔

سوال(۹۲)۔ فقہ حنفی دراصل حدیث ہی ہے۔ وضاحت کیجیے۔

(ج) محدثین کے نزدیک تابعی کا قول حدیثِ قولی ہے، اسکا فعل حدیثِ فعلی ہے اور اسکا کسی کے قول یا فعل پر سکوت فرمانا حدیثِ تقریری ہے، تو امامِ اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کا قول، فعل اور سکوت بھی حدیث قرار پایا کیونکہ آپ تابعی ہیں۔ آپ نے سات صحابہ کرام سے بلاواسطہ احادیث سنی ہیں۔ پس آپ کی فقہ درحقیقت حدیث ہی ہے۔

س(۹۳)۔ بعض ناسمجھ اعتراض کرتے ہیں کہ ''فقہ حنفی کی تائید میں جو احادیث پیش کی جاتی ہیں وہ ضعیف ہیں''۔ اسکا کیا جواب ہے؟

(ج) صحابہ کرام کے زمانے میں کوئی حدیث بھی ضعیف وغیرہ نہیں تھی بلکہ سب صحیح کے درجے میں تھیں کیونکہ حدیث کا ضعیف ہونا راوی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ امام اعظم تابعی ہیں اس لیے آپ کو صحابی یا تابعی کے واسطوں سے یہ احادیث ملیں جبکہ بعد والوں کے پاس یہ احادیث کئی واسطوں سے پہنچی ہیں اسلیے آپکے بعد کسی راوی کے ضعیف ہونے سے فقہ حنفی پر کوئی الزام نہیں آسکتا۔

س(۹۴)۔ حدیث میں ہے، ''میری امت میں ۷۳ فرقے ہونگے، ایک جنتی اور باقی جہنمی''۔ اس جنتی گروہ کی کیا نشانی بتائی گئی؟

(ج) صحابہ کرام نے عرض کیا، یارسول اللہ ﷺ! وہ جنتی گروہ کون سا ہے؟ فرمایا، جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر ہے۔ (ترمذی، ابوداؤد)

س(۹۵)۔ جن محدثین نے حضور ﷺ اور صحابہ کرام کے راستے پر چلنے والا گروہ اہلسنت کو قرار دیا، ان میں سے چند کے نام بتایئے۔

(ج) محدث علی قاری نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں، شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اشعۃ اللمعات میں اور مجدد الف ثانی رحمہم اللہ نے مکتوبات جلد اول صفحہ ۵۹ پر اہلسنت کو جنتی گروہ قرار دیا ہے۔

سوال(۹۶)۔ قرآن کریم میں صراطِ مستقیم کی پہچان کیا بتائی گئی؟

(ج) ''ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ اُن کا جن پر تو نے احسان کیا''۔ (کنزالایمان) ہم ہر نماز میں اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے ہیں کہ الٰہی! ہمیں اپنے انعام یافتہ بندوں یعنی صحابہ واولیاء کرام کے راستے پر چلا کیونکہ یہی سیدھا راستہ ہے۔

سوال(۹۷)۔ اولیاء کرام ہمیشہ کس گروہ میں ظاہر ہوتے رہے ہیں؟

(ج) حضرت غوثِ اعظم، داتا گنج بخش، خواجہ غریب نواز، مجدد الف ثانی، بابا فرید گنج شکر اور دیگر اولیاء کرام رحمہم اللہ تعالیٰ کا تعلق اہلسنت سے ہے۔ الحمدُ للہ! اہلسنت

Copyright © 2010 http://www.ahlesunnat.net All Rights Reserved. 5/17

وجماعت ہی وہ گروہ ہے جوصحابہ کرام کے عقائد کا پیروکار ہےاوراسی میں تمام اولیاءکرام ظاہر ہوئے ہیں اور یہی جنتی گروہ ہے۔

س(۹۸)۔ احادیث مبارکہ میں جنتی گروہ کی مزید کیا علامات بیان ہوئی ہیں؟

(ج) پہلی علامت یہ ہے کہ امتِ مسلمہ کا ایک گروہ ہر دور میں ضرور حق پر رہے گا۔(مسلم) اہلسنت کے عقائد توحیدِ باری تعالیٰ، عظمتِ رسول ﷺ اور محبت و تعظیمِ مصطفیٰ ﷺ کے حوالے سے صحابہ کرام، تابعین اور ائمہ دین سے متصل چلے آ رہے ہیں اور مخالفین بھی یہ مانتے ہیں کہ اہلسنت نظریات اور عقائد کے اعتبار سے قدیم جماعت ہے۔ دوسری علامت جنتی گروہ کا سوادِ اعظم یعنی بڑا گروہ ہونا ہے۔حضور ﷺ کا فرمان ہے، ''بڑے گروہ کی پیروی کرو کیونکہ جو اس سے الگ رہا وہ الگ ہی آگ میں جائے گا''۔(ابن ماجہ، مشکوٰۃ) دوسری جگہ ارشاد ہوا، ''بہتر (۷۲) فرقے جہنمی اور ایک جنتی ہے اور وہ بڑا گروہ ہے''۔(مشکوٰۃ) اور اہلسنت ہی وہ جماعت ہے جسے ہر دور میں امت کا بڑا گروہ ہونے کا شرف حاصل رہا ہے۔

س(۹۹)۔ امام سخاوی رحمہ اللہ نے نویں صدی ہجری میں اہلسنت کی کونسی اہم نشانی بیان کی؟

(ج) آپ نے فرمایا، ''اہلسنت کی علامت یہ ہے کہ وہ کثرت سے رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھتے ہیں''۔(القول البدیع، ص۵۲)

سوال(۱۰۰)۔ اہلسنت وجماعت کو بریلوی کیوں کہا جاتا ہے؟

(ج) مجددِ دین وملت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ کی نسبت سے غیر مقلد اور دیوبندی وہابی وغیرہ اہلسنت کو بریلوی کہتے ہیں کیونکہ آپ نے عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کی حفاظت اور عشقِ رسول ﷺ کے فروغ کے لیے نمایاں کردار ادا کیا۔مخالفین یہ بھی مانتے ہیں کہ اہلسنت بریلوی نظریات اور عقائد کے اعتبار سے قدیم جماعت ہے۔(البریلویہ ص ۷) یہ کوئی نیا فرقہ نہیں لہٰذا اہلسنت کے تمام عقائد قرآن وحدیث سے ثابت اور اکابر ائمہ دین سے منقول ہیں۔

س(۱۰۱)۔حضور ﷺ نے یمن اور شام کے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ایک علاقے کے متعلق فرمایا، وہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا، اس کا نام کیا ہے؟ یہ حدیث کس کتاب میں ہے؟

(ج) لوگوں نے نجد کے لیے دعا کی درخواست کی، مگر آپ نے صرف شام اور یمن کے لیے دعا فرمائی۔تیسری بار لوگوں کے عرض کرنے پر فرمایا، ''وہاں زلزلے اور فتنے ہونگے اور وہاں سے شیطان کا سینگ یعنی شیطانی گروہ نکلے گا''۔(بخاری کتاب الفتن)

سوال(۱۰۲)۔ اس غیبی خبر کے مطابق نجد میں کون سا فرقہ پیدا ہوا؟

(ج) بارھویں صدی ہجری میں نجد میں شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی نے ایک نئے فرقے کی بنیاد رکھی، اور اپنے سوا تمام مسلمانوں کو کافر ومشرک قرار دیا اور ان کا قتلِ عام کیا۔

سوال(۱۰۳)۔ شیخ نجدی نے کن معمولات کی بنا پر مسلمانوں کو کافر کہا؟

(ج) شیخ نجدی کے بھائی شیخ سلیمان بن عبدالوہاب رحمہ اللہ اسکے رَدّ میں اپنی کتاب الصواعق الالٰہیہ کے صفحہ۴۳ پر لکھتے ہیں، ''شیخ نجدی نے مسلمانوں کے درمیان صدیوں سے رائج معمولات کو کفر اور مسلمانوں کو کافر بنا دیا حالانکہ مکہ، مدینہ اور یمن کے علاقوں میں یہ معمولات یعنی اولیاء کا وسیلہ، انکے مزارات سے توسل واستمداد اور اولیاءاللہ کو پکارنا صدیوں سے رائج ہیں''۔

سوال(۱۰۴)۔ ''مجھے اس بات کا خوف نہیں کہ تم میرے بعد شرک کرو گے لیکن مجھے خوف ہے کہ تم مال ودنیا کی محبت میں مستغرق ہو جاؤ گے''۔ یہ حدیث کس کتاب میں ہے؟

(ج) صحیح بخاری جلد اول کتاب الجنائز بابُ الصلوٰۃِ علی الشھید۔

سوال(۱۰۵) شیخ نجدی کے چند گمراہ عقائد بیان کیجیے۔

(ج) علامہ سید احمد دحلان مکی رحمہ اللہ لکھتے ہیں، ''ابن عبدالوہاب درود پڑھنے سے منع کرتا تھا اور سن کر ناراض ہوتا تھا۔ جو درود پڑھتا یہ اُسے سخت سزا دیتا، یہاںتک کہ ایک نابینا صالح مؤذن کو درود پڑھنے پر قتل کر دیا۔وہ کہتا تھا کہ زانیہ کے گھر آلاتِ موسیقی کا گناہ مینارے پر درود پڑھنے سے کم ہے (معاذ اللہ) اس نے دلائل الخیرات اور درود وسلام کی دوسری کتب کو جلا دیا''۔(الدررُ السنیۃ ص۵)

سوال(۱۰۶)۔ موجودہ دور کے خارجی فرقوں کی پہچان کیا ہے؟

(ج) ایک بڑی پہچان یہ ہے کہ وہ شیخ ابن عبدالوہاب نجدی کو شیخ الاسلام اور مصلح ومجدد کہتے ہیں اور اسکے باطل نظریات کا پرچار کرتے ہیں مثلاً حضور ﷺ کے علمِ غیب کے منکر ہیں، وسیلے کو شرک کہتے ہیں، محافلِ میلاد ونعت کو بدعت وحرام کہتے ہیں اور درود وسلام سے روکتے ہیں وغیرہ۔

سوال(۱۰۷)۔ موجودہ دور میں اہلسنت کی پہچان کیا ہے؟

(ج) اللہ تعالیٰ اور اسکے حبیب ﷺ کی تعظیم اور محبت کا پرچار، صحابہ کرام واولیاءعظام کا ادب، محفلِ میلاد اور ایصالِ ثواب کو اچھا سمجھنا، درود شریف اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلَیکَ یا

رَسولَ اللہ کو جائز سمجھنا، حضور ﷺ کی شان وعظمت کو ایمان کی روح جاننا اور درود وسلام کی کثرت کرنا۔

سوال(۱۰۸)۔ حضور ﷺ سے محبت ایمان کی روح ہے۔اس محبت کا اجر کیا ہے؟

(ج) حدیث شریف میں ہے، ''جو جس سے محبت کرتا ہے وہ قیامت میں اسی کے ساتھ ہوگا''۔(بخاری، مسلم) ایک محبت کرنے والے صحابی کو یہ خوشخبری دی گئی، ''تم جس سے محبت کرتے ہو، قیامت میں اسی کے ساتھ ہو گے''۔(بخاری)

سوال(۱۰۹)۔ محبتِ رسول ﷺ کی علامات کیا ہیں؟

(ج) حضور ﷺ کا ذکر کثرت سے کرنا مثلاً محافلِ میلاد ونعت منعقد کرنا، درود وسلام کی کثرت کرنا، آپ کی تعلیمات اور سنتوں پر عمل کرنا، آپکے پیاروں یعنی صحابہ واہلبیت کرام اور اولیاءعظام سے محبت کرنا اور بارگاہِ رسالت کے گستاخوں سے نفرت کرنا۔

باب دوم: نماز کے مسائل

سوال(۱۱۰)۔ قرآن کریم میں پانچوں نمازوں کا ذکر کس آیت میں ہے؟

(ج) سورۃ ھود کی آیت ۱۱۴ میں ارشاد ہے، ''اور نماز قائم رکھو دن کے دونوں کناروں اور کچھ رات کے حصوں میں''۔ دن کے دونوں کناروں سے صبح وشام مراد ہیں۔ زوال سے قبل کا وقت صبح میں اور بعد کا شام میں داخل ہے۔صبح کی نماز فجر اور شام کی نمازیں ظہر وعصر ہیں اور رات کے حصوں کی نمازیں مغرب اور عشاء ہیں۔(تفسیر خزائن العرفان)

س(۱۱۱)۔ قرآن کریم کے مطابق کن لوگوں کے لیے نماز پڑھنا آسان ہے؟

(ج) قرآن کریم کے مطابق نماز پڑھنا ان کے لیے ہرگز مشکل نہیں جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ارشاد ہوا، ''اور بیشک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر نہیں جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں، جنہیں یقین ہے کہ انہیں اپنے رب سے ملنا ہے اور اسی کی طرف پھرنا''۔(البقرہ:۴۵)

س(۱۱۲)۔ نماز کی ادائیگی میں سستی کرنا قرآن نے کن کا طریقہ بتایا ہے؟

(ج) قرآن کریم میں منافقوں کی نشانی یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ نماز پڑھنے میں سستی کرتے ہیں اور اسے بوجھ سمجھتے ہیں۔ارشادِ باری تعالیٰ ہوا، ''اور جب نماز کو کھڑے ہوں تو ہارے جی سے، لوگوں کو دکھاوا کرتے ہیں''۔(النساء:۱۴۲، کنز الایمان)

س(۱۱۳)۔ منافقوں پر کون سی نمازیں زیادہ بھاری ہیں؟ حدیث سنائیے۔

(ج) منافقوں کے متعلق ارشاد ہے، ''منافقوں پر فجر اور عشاء سے زیادہ کوئی نماز بھاری نہیں اور یہ اگر جانتے کہ ان نمازوں میں کیا ثواب ہے تو زمین پر گھسٹتے ہوئے بھی پہنچتے''۔(بخاری، مسلم)

سوال(۱۱۴)۔ بے نمازی کے لیے وعید پر مبنی دو مختصر حدیثیں سنائیے۔

(ج) ۱۔ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی، اس نے کفر کیا۔(مشکوٰۃ)

۲۔ بندے اور کفر کے درمیان فرق نماز چھوڑنا ہے۔(مسلم)

سوال(۱۱۵)۔ آقا ومولیٰ ﷺ نے کس عمر سے نماز کی تاکید فرمائی ہے؟

(ج) حدیث پاک میں بچپن ہی سے نماز پڑھنے کی تاکید فرمائی گئی۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا، ''جب بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز پڑھنے کا حکم دو اور جب وہ دس سال کے ہو جائیں تو نماز میں غفلت پر انہیں مارو اور اس عمر سے ان کے بستر بھی علیحدہ کردو''۔(ابوداؤد)

سوال(۱۱۶)۔ جان بوجھ کر نماز قضا کرنے کا گناہ کتنا ہے؟

(ج) نورِ مجسم ﷺ کا ارشاد ہے، جو شخص نماز قضا کر دے اور بعد میں قضا پڑھ لے، وہ اپنے وقت پر نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک حُقب جہنم میں جلے گا۔حقب کی مقدار اَسّی (۸۰) سال ہوتی ہے اور ایک سال تین سو ساٹھ (۳۶۰) دن کا جبکہ قیامت کا ایک دن ایک ہزار سال کے برابر ہوگا۔یعنی ایک نماز قضا کرنے والے کو دو کروڑ اٹھاسی لاکھ سال جہنم میں رہنا ہوگا۔العیاذ باللہ تعالیٰ

س(۱۱۷)۔ سورۃ الماعون کی آیت ۴ کی تفسیر بہارِ شریعت میں کیا تحریر ہے؟

(ج) علامہ مولانا امجد علی قادری لکھتے ہیں، نماز کو مطلقاً چھوڑ دینا تو سخت ہولناک بات ہے نماز قضا کرنے والوں کے لیے رب تعالیٰ فرماتا ہے، خرابی ہے ان نمازیوں کے لیے جو اپنی نمازوں سے بے خبر ہیں، وقت گذار کر پڑھنے اٹھتے ہیں۔جہنم میں ایک وادی ہے جس کی سختی سے جہنم بھی پناہ مانگتا ہے اسکا نام ویل ہے قصداً نماز قضا کرنے والے اسکے مستحق ہیں۔

س(۱۱۸)۔ باجماعت نماز پڑھنے کی فضیلت واہمیت پر احادیث سنائیے۔

Copyright © 2010 http://www.ahlesunnat.net All Rights Reserved. 6/17

(ج) آقا ومولیٰ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے، ''با جماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس (۲۷) درجے زیادہ افضل ہے''۔(بخاری) محبوبِ کبریا ﷺ نے فرمایا، ''میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سا ایندھن جمع کر کے لائیں پھر میں ان کے پاس جاؤں جو بلا عذر گھروں میں نمازیں پڑھتے ہیں اور ان کے گھروں کو جلا دوں''۔(مسلم)

س(۱۱۹)۔ نماز میں خشوع وخضوع کی کیا اہمیت ہے؟

(ج) ایک حدیث پاک میں پابندی سے سب نمازیں خشوع وخضوع سے ادا کرنے والوں کو مغفرت کی خوشخبری دی گئی۔(ابوداؤد) حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا ارشاد ہے کہ ''خشوع کرنے والے وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور نماز سکون سے پڑھتے ہیں''۔

س(۱۲۰)۔ ''بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بری بات سے''۔اسکا کیا مطلب ہے؟

(ج) اس آیت سے معلوم ہوا کہ نماز بے حیائی اور برے کاموں سے روکتی ہے یعنی جو شخص پابندی سے نماز کو اس کے حقوق وآداب کا لحاظ رکھتے ہوئے ادا کرتا ہے، رفتہ رفتہ وہ تمام برے کاموں کو چھوڑ دیتا ہے اور متقی بن جاتا ہے۔حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا، جس کی نماز اسے بے حیائی اور برے کاموں سے نہ روکے وہ نماز ہی نہیں''۔

س(۱۲۱)۔ نماز کے دوران مختلف وسوسے آتے ہیں انکا کیا علاج ہے؟

(ج) نماز کے دوران جو دنیاوی خیالات آئیں، ان کی طرف توجہ نہ کریں بلکہ انکی پرواہ کیے بغیر اپنے ذہن کو نماز میں پڑھے جانے والے الفاظ اور ان کے معانی کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔

سوال(۱۲۲)۔ غسل یا وضو کیسے پانی سے کرنا چاہیے؟

(ج) پانی بے رنگ، بے بو اور بے ذائقہ یعنی قدرتی حالت میں ہو نیز پانی استعمال شدہ نہ ہو۔

سوال(۱۲۳)۔ مستعمل پانی سے کیا مراد ہے؟

(ج) اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی یا ناخن یا بدن کا وہ حصہ جو دُھلا نہ ہو، یا جس پر غسل فرض ہے اسکے جسم کا بے دُھلا حصہ پانی میں پڑ جائے یا پانی سے چھو جائے تو وہ پانی مستعمل ہو گیا، اب اس سے وضو یا غسل نہیں ہو سکتا۔

س(۱۲۴) مستعمل پانی کو استعمال کے قابل بنانے کا کیا طریقہ ہے؟

(ج) مستعمل پانی کو وضو یا غسل کے لیے استعمال کے قابل بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ اچھا پانی اس سے زیادہ اس میں ملا دیں یا اس میں اتنا پانی ڈالیں کہ برتن کے کناروں سے بہنے لگے، اب اس پانی سے وضو یا غسل جائز ہے۔

س(۱۲۵)۔ وضو کے فرائض بیان کیجیے۔

(ج) وضو کے چار فرائض ہیں: ا۔ پورا منہ دھونا: یعنی پیشانی کے شروع سے لے کر ٹھوڑی تک اور ایک کان سے دوسرے کان تک پانی بہانا۔

۲۔ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا: ہر قسم کے چھلے، نتھ، انگوٹھیاں، چوڑیاں وغیرہ اگر اتنے تنگ ہوں کہ انکے نیچے پانی نہ بہے تو انہیں اتار کر جلد کے ہر حصہ پر پانی پہنچانا ضروری ہے۔

۳۔ چوتھائی سر کا مسح کرنا: مسح کرنے کے لیے ہاتھ تر ہونا چاہیے۔کسی عضو کے مسح کے بعد ہاتھ میں جو تری باقی رہ جائے گی وہ دوسرے عضو کے مسح کے لیے کافی نہ ہوگی۔

۴۔ دونوں پاؤں دھونا: انگلیوں کی کروٹیں، گھائیاں، ٹخنے، تلوے اور ایڑیاں سب کا دھونا فرض ہے۔اگر خلال کیے بغیر انگلیوں کے درمیان پانی نہ بہتا ہو تو خلال بھی فرض ہے۔

سوال(۱۲۶)۔ وضو کی سنتیں بیان کیجیے۔

(ج) وضو کی سنتیں مندرجہ ذیل ہیں: وضو شروع کرنے سے قبل بسم اللہ پڑھنا، دونوں ہاتھ گٹوں تک دھونا، مسواک کرنا، تین بار چلو بھر پانی سے کلی کرنا، تین بار ناک میں ہڈی تک پانی چڑھانا، پانی دائیں ہاتھ سے چڑھانا، بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کرنا، انگلیوں کا خلال کرنا، داڑھی کا خلال کرنا، پورے سر کا مسح کرنا، کانوں کا مسح کرنا، اعضاء دھونے کی ترتیب قائم رکھنا، ہر دھونے والے عضو کو تین بار دھونا، اعضاء کو پے در پے اسطرح دھونا کہ پہلا عضو سوکھنے نہ پائے۔

س(۱۲۷)۔ وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنے کی کیا فضیلت ہے؟

(ج) وضو کے بعد کلمۂ شہادت پڑھنے والے کے لیے حدیث میں جنت کی بشارت آئی ہے۔

سوال(۱۲۸)۔ کن چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

(ج) مندرجہ ذیل چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔پیشاب یا پاخانہ کے مقام سے کسی چیز کا نکلنا، منہ بھر کر قے کرنا، خون یا پیپ یا زرد پانی کا نکل کر جسم پر بہہ جانا، کسی چیز سے سہارا لگا کر سو جانا، دکھتی آنکھ سے پانی کا بہنا، نماز میں آواز سے ہنسنا، بے ہوشی یا جنون طاری ہونا۔

سوال(۱۲۹)۔ مسواک کرنے کی کیا فضیلت ہے؟

آقا ومولیٰ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے، مسواک لازم کرلو کیونکہ اس سے منہ کی صفائی ہوتی ہے اور رب تعالیٰ بھی راضی ہوتا ہے۔(مسندِ احمد) علماء فرماتے ہیں کہ مسواک کرنے کے ستر (۷۰) فائدے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ طیبہ نصیب ہوتا ہے اور نزع کی تکلیف آسان ہو جاتی ہے۔

سوال(۱۳۰)۔ غسل کے فرائض بیان کریں۔

(ج) ا۔ غرغرہ کرنا یعنی منہ بھر کر اس طرح کلی کرنا کہ ہونٹ سے حلق کی جڑ تک پانی پہنچ جائے۔

۲۔ ناک میں ہڈی تک پانی پہنچانا تاکہ دونوں نتھنوں میں ہڈی تک کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

۳۔ سارے بدن پر اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔

سوال(۱۳۱)۔ غسل کا مسنون طریقہ بیان کیجیے۔

(ج) غسل کی نیت کر کے پہلے دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئیں پھر استنجے کی جگہ دھوئیں۔ پھر بدن پر جہاں نجاست ہو اسے دور کر کے وضو کریں۔ پھر بدن پر تیل کی طرح پانی مل لیں پھر تین بار دائیں کندھے پر اور تین بار بائیں کندھے پر پانی بہائیں۔ پھر تین بار سر پر اور پھر سارے جسم پر تین بار اچھی طرح پانی بہائیں اور ہاتھ پھیر کر ملیں تاکہ بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہے۔

سوال(۱۳۲)۔ غسل کن چیزوں سے فرض ہوتا ہے؟

(ج) شہوت کے ساتھ منی کا نکلنا، نیند میں احتلام ہونا، مباشرت کرنا خواہ انزال ہو یا نہیں، عورت کا حیض سے فارغ ہونا، عورت کا نفاس ختم ہونا۔

سوال(۱۳۳)۔ تیمم کن صورتوں میں کیا جاتا ہے؟

(ج) جسے وضو یا غسل کی حاجت ہو مگر اسے پانی استعمال کرنے پر قدرت نہ ہو اسے تیمم کرنا چاہیے۔اس کی چند اہم صورتیں یہ ہیں؛ چاروں طرف ایک ایک میل تک پانی کا پتہ نہ ہو،

یا ایسی بیماری ہو کہ پانی کے باعث شدید بیمار ہونے یا دیر میں اچھا ہونے کا صحیح اندیشہ ہو،

یا اتنی سخت سردی ہو کہ نہانے سے مر جانے یا بیمار ہو جانے کا قوی اندیشہ ہو،

یا ٹرین یا بس سے اتر کر پانی استعمال کرنے میں گاڑی چھوٹ جانے کا خدشہ ہو۔

س(۱۳۴)۔ تیمم کے فرائض بیان کیجیے۔

(ج) اول: نیت کرنا کہ یہ تیمم وضو یا غسل یا دونوں کی پاکی کے لیے ہے،

دوم: سارے منہ پر اسطرح ہاتھ پھیرنا کہ بال برابر جگہ بھی باقی نہ رہے،

سوم: دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا کہ کوئی حصہ باقی نہ رہے۔

سوال(۱۳۵)۔ تیمم کا طریقہ کیا ہے؟

(ج) وضو یا غسل یا دونوں کی پاکی کی نیت کر کے پاک مٹی یا پتھر پر دونوں ہاتھ ماریں پھر پورے چہرے کا مسح کریں۔ پھر دوبارہ دوبارہ دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر بائیں ہاتھ سے دائیں کا اور دائیں سے بائیں ہاتھ کا کہنیوں سمیت مسح کریں۔

سوال(۱۳۶)۔ تیمم کن چیزوں سے کیا جاتا ہے؟

(ج) زمین کی جنس سے تعلق رکھنے والی کسی بھی چیز مثلاً مٹی، پتھر، ماربل، چونا وغیرہ سے تیمم جائز ہے یا لکڑی کپڑا وغیرہ ایسی چیز جس پر اتنی گرد وغبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے انگلیوں کا نشان بن جائے، اس سے بھی تیمم جائز ہے۔

س(۱۳۷)۔ بیماری یا زخم کی کن صورتوں میں تیمم جائز نہیں۔

(ج) بیماری میں اگر ٹھنڈا پانی نقصان کرتا ہے تو گرم پانی استعمال کرنا چاہیے اگر گرم پانی نہ ملے تو تیمم کیا جائے۔ یونہی اگر سر پر پانی ڈالنا نقصان کرتا ہے تو گلے سے نہائے اور گیلا ہاتھ پھیر کر پورے سر کا مسح کرے۔ اگر کسی عضو پر زخم کے باعث پٹی بندھی ہو یا پلاستر چڑھا ہو تو ہاتھ گیلا کر کے اس پر پھیر دیا جائے اور باقی جسم کو پانی سے دھویا جائے۔

س(۱۳۸)۔ تیمم کن چیزوں سے ختم ہو جاتا ہے؟

(ج) جس عذر کے باعث تیمم کیا گیا اگر وہ ختم ہو جائے یا جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے ان سے وضو کا اور جن باتوں سے غسل واجب ہوتا ہے ان سے غسل کا تیمم ٹوٹ جاتا ہے۔

Copyright © 2010 http://www.ahlesunnat.net All Rights Reserved.

س(۱۳۹)۔ ناپاک کپڑے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

(ج) انہیں اچھی طرح دھوکر پوری قوت سے نچوڑا جائے یہانتک کہ مزید قوت لگانے پر کوئی قطرہ نہ ٹپکے۔ پھر ہاتھ دھوکر کپڑے دھوئیں اور انہیں اسی طرح پوری طاقت سے نچوڑیں، پھر تیسری بار ہاتھ دھوکر اسی طرح کریں کہ مزید نچوڑنے پر کوئی قطرہ نہ ٹپکے، اب کپڑے پاک ہوگئے۔

س(۱۴۰)۔ بہتے پانی میں کپڑے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

(ج) اسکا طریقہ یہ ہے کہ کپڑے اچھی طرح دھوکر کسی برتن میں ڈال دیں اور پھر اتنا پانی ڈالیں کہ کپڑے پانی میں مکمل ڈوب جائیں اور پانی اس برتن کے کناروں سے بہنے لگے، جب پانی بہہ رہا ہو تو اس بہتے پانی سے کپڑوں کو نکال لیں، یہ بہتے پانی کی وجہ سے پاک ہوگئے۔

س(۱۴۱)۔ جو چیزیں نچوڑی نہیں جاسکتیں انہیں کیسے پاک کیا جائے؟

(ج) ایسے نازک کپڑے جو نچوڑنے کے قابل نہیں، اسی طرح چٹائی، قالین اور جوتا وغیرہ بھی پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ انہیں دھوکر لٹکا دیا جائے یہانتک کہ ان سے پانی ٹپکنا بند ہوجائے۔ پھر دوبارہ دھوکر لٹکا دیں، جب پانی ٹپکنا بند ہوجائے پھر تیسری بار دھوکر سکھالیں، یہ پاک ہوگئے۔

س(۱۴۲)۔ اذان دینے کی فضیلت پر احادیث سنائیے۔

(ج) سرکارِ دوعالم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے، "اذان دینے والوں کی گردنیں قیامت کے دن سب سے زیادہ بلند ہوں گی"۔ (مسلم) "جو سات برس ثواب کے لیے اذان کہے، اللہ تعالیٰ اسے جہنم کی آگ سے محفوظ رکھتا ہے"۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

س(۱۴۳)۔ اذان کہنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

(ج) مسجد میں باجماعت پانچوں فرض نمازوں کی وقت پر ادائیگی کے لیے اذان سنتِ مؤکدہ ہے اور اس کا حکم واجب کی مثل ہے کہ اگر اذان نہ کہی تو وہاں کے سب لوگ گناہگار ہونگے۔

س(۱۴۴)۔ بے وضو اذان کہنا اور نماز کا وقت شروع ہونے سے قبل اذان کہنا کیسا ہے؟

(ج) بے وضو اذان کہنا مکروہ ہے۔ جو اذان وقت سے قبل کہی گئی اسے وقت پر لوٹانا چاہیے۔

س(۱۴۵)۔ اذان کے الفاظ کا اردو ترجمہ بیان کیجیے۔

(ج) "اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ آؤ نماز کی طرف، آؤ نماز کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف، آؤ کامیابی کی طرف۔ اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں"۔

س(۱۴۶)۔ اذان اور اقامت کہنے والا اپنا منہ دائیں بائیں کس وقت کرے؟

(ج) اذان اور اقامت دونوں میں حی علی الصلوٰۃ کہتے وقت دائیں اور حی علی الفلاح کہتے وقت بائیں طرف منہ کرنا چاہیے۔

س(۱۴۷)۔ اذان کا جواب دینے کا کیا طریقہ ہے؟

(ج) اذان میں جو کلمہ مؤذن کہے سننے والا وہی کلمہ کہے مگر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہ کہنا چاہیے۔

س(۱۴۸)۔ فجر کی اذان میں دیگر اذانوں سے کیا فرق ہے؟

(ج) فجر کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ یہ کہا جائے: اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ" مِنَ النَّوْم۔

س(۱۴۹)۔ اسکا ترجمہ کیا ہے نیز اسکا جواب مع ترجمہ بتائیں۔

(ج) "نماز نیند سے بہتر ہے"۔ اس کے جواب میں یہ کہیں: صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ۔ "تم نے سچ کہا اور اچھا کام کیا اور تم نے حق کہا ہے"۔

س(۱۵۰)۔ کیا اذان کا جواب دینا ضروری ہے؟ جواب نہ دینے پر کیا وعید ہے؟

(ج) جب اذان ہو تو جواب دینا ضروری ہے۔ اتنی دیر کے لیے سلام و کلام اور تلاوت وغیرہ تمام اشغال موقوف کردے اور اذان کو غور سے سنے اور جواب دے۔ اقامت کا بھی یہی حکم ہے۔ جو اذان کے وقت باتوں میں مشغول رہے اس پر معاذ اللہ خاتمہ برا ہونے کا خوف ہے۔

س(۱۵۱)۔ جب مؤذن " اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ " کہے تو سننے والا جواب کے طور پر اسے دُہرانے کے علاوہ کیا کرے؟ نیز اس پر کیا اجر ہے؟

(ج) سننے والا درود شریف پڑھے، "صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ " اور مستحب ہے کہ اپنے انگوٹھوں کو بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اور یہ پڑھے، " قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ ، اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَر "۔ ایسا کرنے والے کو حضور ﷺ اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے۔

س(۱۵۲)۔ اذان اور اقامت میں کیا فرق ہے؟

(ج) جماعت کے وقت جو کلمات کہے جاتے ہیں انہیں اقامت کہتے ہیں، یہ اذان کی مثل ہے سوائے اس کے کہ اقامت میں حی علی الفلاح کے بعد دو مرتبہ یہ بھی کہا جاتا ہے:

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ "نماز کے لیے جماعت کھڑی ہوگئی"۔

س(۱۵۳)۔ اقامت کے دوران کس وقت کھڑے ہونے کا حکم ہے؟

(ج) اقامت کے وقت کوئی شخص آیا تو اسے کھڑا ہو کر انتظار کرنا مکروہ ہے، اسے چاہیے کہ بیٹھ جائے اور جو لوگ مسجد میں بیٹھے ہوں وہ بھی بیٹھے رہیں اور اسوقت کھڑے ہوں جب مُکَبِّر حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح پر پہنچے۔ یہی حکم امام کے لیے ہے۔

س(۱۵۴)۔ سب نمازوں کی رکعات کی تفصیل بتائیے۔

(ج) فجر کی دو سنت (مؤکدہ) اور پھر دو فرض۔ ظہر کی چار سنت (مؤکدہ)، پھر چار فرض، پھر دو سنت (مؤکدہ) اور پھر دو نفل۔ عصر کی چار سنت (غیر مؤکدہ) پھر چار فرض۔ مغرب کے تین فرض پھر دو سنت (مؤکدہ) اور پھر دو نفل۔ عشاء کی چار سنت (غیر مؤکدہ)، چار فرض، دو سنت (مؤکدہ)، دو نفل، تین وتر (واجب) اور دو نفل۔ جمعہ کی چار سنت (مؤکدہ)، دو فرض، چار سنت (مؤکدہ)، دو سنت (مؤکدہ) اور دو نفل۔

س(۱۵۵)۔ بعض لوگ سنت ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں، اسکے متعلق کیا حکم ہے؟

(ج) سنتیں بعض مؤکدہ ہیں کہ شریعت میں اس پر تاکید آئی، بلاعذر ایک بار بھی ترک کرے تو مستحقِ ملامت ہے اور سنت کو ترک کرنے کی عادت بنالینا حرام کے قریب ہے اور ایسے شخص کے متعلق اندیشہ ہے کہ معاذ اللہ شفاعت سے محروم ہوجائے کہ حضورِ اقدس ﷺ نے فرمایا، "جو سنت کو ترک کرے گا اسے میری شفاعت نہ ملے گی"۔

س(۱۵۶)۔ نماز سے پہلے کن شرائط کا پایا جانا ضروری ہے؟

(ج) نماز کی چھ شرائط ہیں۔ اول: طہارت یعنی نمازی کا جسم، لباس اور جگہ کا پاک ہونا۔ دوم: سترِ عورت یعنی بدن کا وہ حصہ جس کا چھپانا فرض ہے اسکا چھپا ہونا۔ سوم: استقبالِ قبلہ یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا ہے۔ چہارم: نماز کا وقت پایا جانا۔ پنجم: نماز کی نیت ہونا۔ ششم: تکبیرِ تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہہ کر نماز شروع کرنا۔

س(۱۵۷)۔ کیا نماز کی نیت زبان سے کرنا ضروری ہے؟

(ج) نیت دل کے پکے ارادے کو کہتے ہیں اسکا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ اگر اس وقت کوئی پوچھے کہ کون سی نماز پڑھ رہے ہو تو فوراً بتادے، اگر سوچ کر بتائے گا تو نماز نہ ہوگی۔ زبان سے نیت کہہ لینا مستحب ہے اور اس کے لیے کسی زبان کی قید نہیں۔

س(۱۵۸)۔ کن اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے؟

(ج) جن اوقات میں نماز پڑھنا مکروہ ہے ان میں طلوعِ آفتاب سے بیس منٹ بعد تک، غروبِ آفتاب سے بیس منٹ قبل سے غروب تک اور ضحوہ کبریٰ یعنی نصف النہار شرعی سے نصف النہار حقیقی یعنی زوال تک کا وقت شامل ہیں۔

ان اوقات میں کوئی نماز یا سجدہ تلاوت جائز نہیں، ان اوقات کے علاوہ ہر وقت قضا نمازیں اور نوافل پڑھے جاسکتے ہیں، البتہ صبحِ صادق سے طلوعِ آفتاب تک، اور نمازِ عصر سے آفتاب غروب ہونے تک کوئی نفل نماز، اور امام کے خطبۂ جمعہ کے لیے کھڑے ہونے سے لے کر فرض جمعہ ختم ہونے تک نفل اور سنت دونوں جائز نہیں۔

س(۱۵۹)۔ ثناء، تعوذ اور تسمیہ کا ترجمہ سنائیے۔

"پاک ہے تو اے اللہ! اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں"۔ "میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کی، شیطان مردود سے"۔ "اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا ہے"۔

س(۱۶۰)۔ کنزالایمان سے سورۃ فاتحہ کا ترجمہ سنائیے۔

(ج) "سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا، بہت مہربان رحمت والا، روزِ جزا کا مالک، ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں، ہم کو سیدھا راستہ چلا، راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا، نہ ان کا جن پر غضب ہوا، اور نہ بہکے ہوؤں کا"۔ (اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

س(۱۶۱)۔ رکوع اور سجدے کی تسبیح کا ترجمہ سنائیے۔

(ج) "پاک ہے میرا پروردگار عظمت والا"۔ "پاک ہے میرا پروردگار بہت بلند"۔

س(۱۶۲)۔ تسمیع اور تحمید کا ترجمہ سنائیے۔

(ج) "اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی"۔ "اے ہمارے مالک! سب تعریف تیرے ہی لیے ہے"۔

س(۱۶۳)۔ التحیات اور تشہد کا ترجمہ سنائیے۔

(ج) "تمام قولی عبادتیں اور تمام فعلی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سلام ہو آپ پر اے نبی! اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں

Copyright © 2010 http://www.ahlesunnat.net All Rights Reserved. 8/17

پرسلام ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اسکے بندے اور رسول ہیں''۔

س(۱۶۴)۔ تشہد پڑھتے وقت انگلی سے اشارہ کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

(ج) تشہد پڑھتے وقت جب ''اشھد ان لاَ'' کے قریب پہنچیں تو دائیں ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کو ملا کر حلقہ بنائیں اور چھوٹی انگلی اور اسکے ساتھ والی انگلی کو ہتھیلی سے ملا دیں اور لفظ ''لا'' پر شہادت کی انگلی اٹھائیں اور ''اِلاَّ'' پر نیچے کرلیں اور پھر سب انگلیاں فوراً سیدھی کرلیں۔

س(۱۶۵)۔ نماز کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد کیا پڑھا جائے؟

(ج) اگر فرض نماز ہو تو تیسری اور چوتھی رکعتوں کے قیام میں سورہ فاتحہ کے بعد چھوٹی سورت نہ ملائیں۔ اگر چار رکعت سنت یا نفل نماز پڑھیں تو تیسری اور چوتھی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد کوئی چھوٹی سورت یا اسکے برابر آیات بھی پڑھیں۔

س(۱۶۶)۔ سنتِ مؤکدہ اور سنتِ غیر مؤکدہ کے طریقے میں کیا فرق ہے؟

(ج) سنتِ مؤکدہ کے پہلے قعدہ میں صرف تشہد تک پڑھیں اور کھڑے ہو کر سورۃ فاتحہ سے شروع کریں جبکہ سنتِ غیر مؤکدہ اور نفل نماز کے پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف اور دعا بھی پڑھیں اور تیسری رکعت کے شروع میں ثناء بھی پڑھیں۔

س(۱۶۷)۔ باجماعت نماز میں مقتدی قیام میں کیا کیا پڑھے؟

(ج) جماعت سے نماز پڑھے تو پہلی رکعت کے قیام میں صرف ثناء پڑھے اور خاموش کھڑا رہے یونہی دیگر رکعتوں کے قیام میں بھی مقتدی کو قرأت نہیں کرنی چاہیے۔ رکوع سے اٹھتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ صرف امام کہے اور مقتدی ربنا لک الحمد کہے۔

سوال(۱۶۸)۔ نماز کے فرائض کون کون سے ہیں؟

(ج)1- تکبیر تحریمہ دراصل نماز کی شرائط میں سے ہے مگر اسے فرائض میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔ اگر مقتدی نے لفظ ''اللہ'' امام کے ساتھ کہا لیکن ''اکبر'' کو امام سے پہلے ختم کرلیا تو نماز نہ ہوئی۔

2- قیام یعنی سیدھا کھڑا ہونا نماز میں فرض ہے، قیام اتنی دیر ہے جتنی دیر تک قرأت کی جائے۔

3- قرأت یعنی تمام حروف کا مخارج سے ادا کرنا نیز ایسے پڑھنا کہ اسے خود سن سکے، فرض ہے۔

4- رکوع بھی فرض ہے۔ بہتر ہے کہ کمر سیدھی ہو نیز سر اور پیٹھ یکساں اونچے ہوں۔

5- سجود یعنی ہر رکعت میں دوبار سجدہ کرنا فرض ہے۔ پیشانی اور ناک کی ہڈی کا زمین پر جمنا سجدہ کی حقیقت ہے اور ہر پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ لگنا شرط۔

6- قعدہ اخیرہ یعنی تمام رکعتیں پڑھ کر اتنی دیر بیٹھنا کہ پوری تشہد پڑھ لی جائے، فرض ہے۔

7- خروج بِصُنعِہٖ یعنی آخری قعدہ کے بعد سلام پھیرنا فرض ہے۔

س(۱۶۹)۔ نماز کے واجبات کون کون سے ہیں؟

(ج) 1۔ تکبیر تحریمہ کے لیے ''اللہ اکبر'' کہنا، 2۔ فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں اور دیگر نمازوں کی ہر رکعت میں ایک بار پوری سورت فاتحہ پڑھنا، 3۔ فرض کی پہلی دو اور باقی نمازوں کی ہر رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد چھوٹی سورت یا ایک یا دو آیتیں تین چھوٹی آیات کے برابر پڑھنا، 4۔ قومہ یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا، 5۔ جلسہ یعنی دو سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا، 6۔ سجدے میں پیشانی اور ناک دونوں کو زمین پر لگانا، 7۔ سجدے میں دونوں پاؤں کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگانا، 8۔ رکوع وسجدہ وقومہ وجلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار ٹھہرنا، 9۔ قعدہ اولیٰ یعنی تین یا چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد بیٹھنا، 10۔ دونوں قعدوں میں التحیات وتشہد پڑھنا، 11۔ پہلے قعدہ میں تشہد کے بعد کچھ نہ پڑھنا، 12۔ دو فرض یا دو واجب یا واجب وفرض کے درمیان تین تسبیح کے برابر وقفہ نہ ہونا، 13۔ دونوں طرف سلام پھیرتے وقت لفظ السلام کہنا۔

س(۱۷۰)۔ جماعت کی صورت میں مزید واجبات کون سے ہیں؟

(ج) جہری نماز یعنی فجر و مغرب وعشاء میں امام کو آواز سے قرأت کرنا، سری نماز یعنی ظہر وعصر میں امام کو آہستہ قرأت کرنا، امام بلند آواز سے تلاوت کرے یا آہستہ اسوقت مقتدیوں کا خاموش رہنا، سوائے قرأت کے تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔

س(۱۷۱)۔ نمازِ وتر میں دو اضافی واجبات کون سے ہیں؟

(ج) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا اور دعائے قنوت سے قبل تکبیر کہنا۔

س(۱۷۲)۔ سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے؟ اسکا طریقہ کیا ہے؟

(ج) جب کوئی واجب بھول سے رہ جائے یا مکرر ادا کرلیا جائے یا کسی فرض کی ادائیگی میں تاخیر ہو جائے تو سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے۔ سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ آخری

قعدے میں تشہد پڑھ کر دائیں طرف سلام پھیریں اور دو سجدے کر کے پھر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیرلیں۔

س(۱۷۳)۔ سورۃ فاتحہ اور چھوٹی سورت کے درمیان کتنا وقفہ ہو تو سجدہ سہو واجب ہوگا؟

(ج) اگر سورہ فاتحہ اور چھوٹی سورت پڑھنے کے درمیان تین بار سبحان اللہ کہنے کے برابر خاموش رہا تو سجدہ سہو واجب ہوگیا۔

س(۱۷۴)۔ قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد کتنے الفاظ کہنے سے سجدہ سہو لازم ہوتا ہے؟

(ج) فرض، واجب اور مؤکدہ سنتوں کے قعدہ اولیٰ میں اگر تشہد کے بعد بھول کر اتنا کہہ لیا، **اللھم صل علیٰ محمد** یا **اللھم صل علیٰ سیدنا** تو سجدہ سہو واجب ہوگیا۔

س(۱۷۵)۔ نماز اور سترِ عورت کے حوالے سے عورتوں کو کیا احتیاط ضروری ہے؟

(ج) نماز سے قبل اس بات کا اطمینان کرلینا چاہیے کہ انکے چہرے، ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں کے سوا تمام جسم دبیز کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔ ایسا باریک کپڑا جس سے بدن کی رنگت جھلکتی ہو یا ایسا باریک دوپٹہ جس سے بالوں کی سیاہی چمکے، پہن کر نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔ گردن، کان، سر کے لٹکتے ہوئے بال اور کلائیاں چھپانا بھی فرض ہے۔

س(۱۷۶)۔ کن باتوں سے نماز ٹوٹ جاتی ہے؟

(ج) بھول کر یا جان بوجھ کر کسی سے کلام کرنا، کسی کو سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا، کسی عذر کے بغیر کھانسنا، کسی کی چھینک کا جواب دینا، نماز کی حالت میں کھانا پینا، بلا عذر سینہ کو جہتِ کعبہ سے پھیرنا، وضو ٹوٹ جانا، نماز میں قرآن پاک دیکھ کر پڑھنا، قرأت یا اذکار میں سخت غلطی کرنا، دونوں ہاتھ سے ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والا سمجھے کہ یہ حالتِ نماز میں نہیں۔

س(۱۷۷)۔ نماز میں غیر متعلقہ کام کتنی بار کرنے سے نماز فاسد ہوتی ہے؟

(ج) کسی رکن میں کوئی غیر متعلقہ کام تین بار کرنا مفسدِ نماز ہے مثلاً ایک رکن میں تین بار کھجانے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اس طرح کہ ایک بار کھجا کر ہاتھ ہٹالیا پھر کھجایا اور ہاتھ ہٹالیا پھر تیسری بار کھجایا اور ہاتھ ہٹالیا۔ اگر ایک بار ہاتھ رکھ کر چند مرتبہ کھجایا تو اسے ایک ہی مرتبہ شمار کیا جائے گا۔

س(۱۷۸)۔ نماز میں کون سے کام مکروہات میں سے ہیں؟

(ج) سجدہ میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے کپڑا اٹھالینا، کندھے پر رومال اسطرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں، آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہونا، آسمان کی طرف نظریں اٹھانا یا اِدھر اُدھر دیکھنا، مرد کا سجدہ میں کلائیوں کو بچھانا، شلوار کا کپڑا ٹخنے کے پاس سے گھرسنا، یا پتلون کے پائنچے موڑ لینا، قمیض کے بٹن نہ لگانا کہ سینہ کھلا رہے، نمازی کے آگے یا دائیں بائیں یا سر پر تصویر کا ہونا، امام سے پہلے رکوع وسجود کرنا، قومہ اور جلسہ میں سیدھے ہونے سے پہلے سجدہ کو چلے جانا۔

س(۱۷۹)۔ سورتوں کی ترتیب کے اُلٹ قرآن پاک پڑھنا کیسا ہے؟

(ج) سورتوں کی ترتیب کے خلاف قرآن مجید پڑھنا مثلاً پہلی رکعت میں ''سورۃ الکافرون'' پڑھی ہو تو دوسری رکعت میں ''سورۃ الکوثر'' پڑھنا مکروہ ہے کہ یہ ترتیب کے خلاف ہے۔

س(۱۸۰)۔ ننگے سر نماز پڑھنے کے متعلق کیا شرعی حکم ہے؟

(ج) ننگے سر نماز پڑھنا خلافِ سنت ہے۔ سستی سے ننگے سر نماز پڑھنا یعنی ٹوپی پہننا بوجھ معلوم ہوتا ہو تو مکروہ تنزیہی ہے اور اگر نماز کی تحقیر مقصود ہے مثلاً یہ سمجھنا کہ ''نماز کوئی عظیم الشان چیز نہیں جس کے لیے ٹوپی پہنی جائے'' تو یہ کفر ہے اور خشوع وخضوع کے لیے برہنہ سر پڑھی تو مستحب ہے۔

س(۱۸۱)۔ نمازی کے آگے سے گزرنا کیسا ہے؟ اس پر کیا وعید ہے؟

(ج) نمازی کے آگے سے گزرنا سخت گناہ ہے۔ آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا جانتا کہ اس کا کیا گناہ ہے تو وہ سو برس کھڑا رہنا اس ایک قدم چلنے سے بہتر سمجھتا۔

سوال(۱۸۲)۔ نمازی کے آگے سے گزرنا کب جائز ہے؟

(ج) اگر نمازی کے آگے سُترہ ہو یعنی کوئی ایسی چیز جس سے آڑ ہو جائے تو سترہ کے بعد سے گزرنے میں کوئی حرج نہیں۔ سترہ کم از کم ایک ہاتھ اونچا اور ایک انگلی کے برابر موٹا ہو۔

س(۱۸۳)۔ مسجد میں دنیاوی باتیں کرنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

(ج) مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا یا اونچی آواز سے گفتگو کرنا منع ہے۔ حدیث میں ہے کہ مسجد میں دنیاوی باتیں کرنا نیکیوں کو اس طرح ختم کر دیتا ہے جیسے آگ خشک لکڑیوں کو جلا دیتی ہے۔

Copyright © 2010 http://www.ahlesunnat.net All Rights Reserved. 9/17

س(۱۸۴)۔ مسجد میں کھانا پینا اور سونا کیسا ہے؟

(ج) مسجد میں کھانا پینا اور سونا معتکف کے سوا کسی کو جائز نہیں لہٰذا غیر معتکف اعتکاف کی نیت کر کے مسجد جائے اور کچھ ذکرِ الٰہی کرے یا نماز پڑھے، اب اسکے لیے ضرورتاً کھانا پینا جائز ہوگا۔

س(۱۸۵)۔ امامت کے لائق ہونے کے لیے کن صفات کا ہونا ضروری ہے؟

(ج) امامت کا مستحق وہ ہے جو صحیح العقیدہ اہلِ سنت و جماعت ہو، پرہیزگار ہو، طہارت و نماز کے احکام کو سب سے زیادہ جانتا ہو، اسے اتنا قرآن یاد ہو جو مسنون طور پر پڑھ سکے نیز قرآن کریم کے حروف مخارج سے ادا کر سکتا ہو۔

س(۱۸۶)۔ کن لوگوں کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی اور واجبُ الاعادہ ہے؟

(ج) وہ بدمذہب جن کی بدمذہبی کفر کی حد کو نہ پہنچی اور وہ فاسق جو اعلانیہ کبیرہ گناہ کرتے ہیں جیسے بدکار، شرابی، جواری، سودخور، داڑھی منڈوانے یا ایک مشت سے کم رکھنے والے، ان کو امام بنانا گناہ ہے اور ان کے پیچھے نماز، مکروہ تحریمی اور واجبُ الاعادہ ہے۔

س(۱۸۷)۔ پہلی صف میں نماز پڑھنے کا کیا ثواب ہے؟

(ج) حضور ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے، ''اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف کا کیا اجر و ثواب ہے تو ہر کوئی ان کا طلبگار ہوتا یہانتک کہ وہ اس پر قرعہ اندازی کرتے''۔(بخاری، مسلم)

س(۱۸۸)۔ اگر امام رکوع میں ہو تو رکعت کیسے ملے گی؟

(ج) اگر کسی نے امام کو رکوع کی حالت میں پایا تو یہ نیت کر کے سیدھے کھڑے رہنے کی حالت میں تکبیر تحریمہ کہے پھر دوسری تکبیر کہتا ہوا رکوع میں جائے۔ اگر پہلی تکبیر کہتا ہوا رکوع کی حد تک جھک گیا تو نماز نہ ہوگی۔ اگر امام کو رکوع میں پا لیا تو اسے رکعت مل گئی اور اگر امام نے رکوع سے سر اٹھا لیا تو یہ رکعت بعد میں ادا کرے۔

س(۱۸۹)۔ اگر پہلی رکعت رہ جائے تو اسے کیسے ادا کیا جائے گا؟

(ج) اگر کوئی پہلی رکعت کے رکوع کے بعد یا دوسری رکعت میں جماعت میں شریک ہوا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑے ہو کر ثناء، تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ اور چھوٹی سورت پڑھ کر پہلی رکعت مکمل کر کے قعدہ کرے اور نماز پوری کرے۔ چھوٹی ہوئی رکعت ادا ہو جائے گی۔

س(۱۹۰)۔ اگر دو رکعتیں رہ جائیں تو انہیں کیسے ادا کیا جائے گا؟

(ج) اگر چار رکعت نماز کی تیسری رکعت میں شریک ہوا تو بعد میں دو رکعتیں مکمل طور پر پڑھے یعنی دونوں رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد چھوٹی سورت بھی پڑھے۔

س(۱۹۱)۔ اگر چوتھی رکعت کے رکوع سے پہلے شامل ہوا تو تین رکعتیں کیسے ادا کرے؟

(ج) بعد میں کھڑا ہو کر ثناء، تعوذ، تسمیہ، سورہ فاتحہ اور سورت پڑھ کر پہلی رکعت مکمل کرے جو دراصل اسکی دوسری رکعت ہے اسلیے اس رکعت کے بعد قعدہ کرے اور صرف تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔ اب چھوٹی ہوئی دوسری رکعت میں جو دراصل اسکی تیسری رکعت ہے، سورہ فاتحہ کے بعد سورت بھی پڑھے اور یہ رکعت پوری کر کے کھڑا ہو جائے پھر اپنی چھوٹی ہوئی تیسری رکعت پڑھے جس میں صرف تسمیہ اور سورہ فاتحہ پڑھے، آخر میں قعدہ کر کے سلام پھیر لے۔

س(۱۹۲)۔ اگر کوئی وتر میں دعائے قنوت پڑھنا بھول کر رکوع میں چلا گیا تو کیا کرے؟

(ج) دعائے قنوت پڑھنا اور اس کے لیے تکبیر کہنا بھی واجب ہے۔ اگر کوئی دعائے قنوت پڑھنا بھول کر رکوع میں چلا جائے تو وہ قیام کی طرف نہ لوٹے بلکہ آخر میں سجدہ سہو کر لے۔

س(۱۹۳)۔ نمازِ جمعہ چھوڑنے والے کے لیے کیا وعیدیں ہیں؟

(ج) آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے، ''جو تین جمعے سستی کی وجہ سے چھوڑ دے گا اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دے گا (اور وہ غافلوں میں ہو جائے گا)''۔(ابوداؤد، ترمذی) ایک اور روایت میں ہے کہ ''جو تین جمعے بلا عذر چھوڑے وہ منافق ہے''۔(ابن خزیمہ)

س(۱۹۴)۔ ہر نماز کے بعد بلند آواز سے ذکر کن ایام میں مخالفین بھی کرتے ہیں؟

(ج) نویں ذی الحجہ کی فجر سے لے کر تیرہ تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد جو جماعتِ مستحبہ کے ساتھ ادا کی گئی، ایک بار بلند آواز سے ''تکبیر تشریق'' کہنا واجب اور تین بار افضل ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَااِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْد۔

س(۱۹۵)۔ نمازِ جنازہ پڑھنے کا کیا طریقہ ہے؟

(ج) نمازِ جنازہ کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کر کے اللہ اکبر کہہ کر ناف کے نیچے ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھیں، پھر ہاتھ اٹھائے بغیر اللہ اکبر کہیں اور درود شریف پڑھیں۔ بہتر

ہے کہ وہی درود پڑھیں جو نماز میں پڑھا جاتا ہے اور اگر کوئی دوسرا درود پڑھا تب بھی حرج نہیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے اللہ اکبر کہیں اور دعا پڑھیں۔ پھر چوتھی بار اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور دونوں طرف سلام پھیر لیں۔

س(۱۹۶)۔ نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنے کا ذکر کس حدیث میں ہے؟

(ج) آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے، ''جب تم میت کی نماز جنازہ پڑھ لو تو اب خاص اس کے لیے دعا کرو''۔(مشکوٰۃ بحوالہ ابوداؤد، ابن ماجہ، بیہقی)

س(۱۹۷)۔ تراویح کی بیس رکعتیں ہیں، اس پر حدیث شریف سنایئے۔

(ج) امام بیہقی نے صحیح سند کے ساتھ حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ لوگ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیس رکعت تراویح پڑھا کرتے تھے۔

س(۱۹۸)۔ تراویح میں قرآن مجید ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اسکی اجرت دینا کیسا ہے؟

(ج) امام و حافظ کے لیے ضروری ہے کہ قرآن کریم صحیح مخارج کے ساتھ اخلاصِ نیت سے پڑھے۔ اُجرت دیکر تراویح پڑھوانا، ناجائز ہے۔ دینے والا اور لینے والا دونوں گناہگار ہیں۔

س(۱۹۹)۔ کیا توبہ کرنے سے قضا نمازیں معاف ہو جاتی ہیں؟

(ج) سچی توبہ سے قضا کرنے کا گناہ معاف ہو جاتا ہے البتہ توبہ اسی وقت صحیح ہوگی جب کہ چھوٹی ہوئی نماز کی قضا پڑھ لی جائے، اگر نماز کی قضا نہ پڑھی تو یہ توبہ قبول نہ ہوگی۔

سوال(۲۰۰)۔ قضا نمازیں ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

(ج) جس کے ذمہ کئی سال کی قضا نمازیں ہوں اسے چاہیے کہ اپنے بالغ ہونے کی عمر (اندازاً ۱۲ سال) سے اس وقت تک کی نمازوں کا حساب لگائے اور پھر جب جب فرصت ملے انہیں ادا کرے۔ چونکہ قضا نمازیں نوافل سے اہم ہیں اسلیے نوافل اور غیر مؤکدہ سنتوں کی بجائے قضا پڑھتا رہے، البتہ تراویح اور بارہ رکعتیں سنت مؤکدہ نہ چھوڑے۔

سوال(۲۰۱)۔ قضا نمازوں کی نیت کیسے کی جائے؟

(ج) قضا نماز کی نیت یوں کی جائے مثلاً ''سب سے پہلی نمازِ فجر جو قضا ہوئی اسے ادا کرتا ہوں''۔ پھر جب دوسری نمازِ فجر کی قضا پڑھے تو یہی نیت کرے کیونکہ پہلی قضا نمازِ فجر تو ادا ہو چکی اسلیے اب دوسری نماز قضا نمازوں میں پہلی ہوگی، اسی طرح دیگر نمازوں کے لیے بھی یوں ہی نیت کرے۔

س(۲۰۲)۔ شرعاً مسافر کون ہے جسے نماز قصر کرنے کا حکم ہے؟

(ج) مسافر وہ شخص ہے جو 57.375 میل یا 92.33 کلومیٹر کے سفر کے ارادے سے اپنی بستی سے باہر نکل چکا ہو۔ مسافر اسوقت تک نمازیں قصر کرتا رہے گا جب تک اپنی بستی واپس نہ پہنچ جائے یا کسی مقام پر وہ پندرہ دن یا زائد قیام کا ارادہ نہ کر لے۔ وہ وہاں پوری نماز پڑھے گا چاہے بعد میں کسی وجہ سے وہاں پندرہ دن سے کم قیام کر سکے۔ اسی طرح اگر کسی جگہ پندرہ دن سے کم قیام کی نیت ہو مگر کسی وجہ سے وہاں پندرہ دن سے زائد ٹھہرنا پڑے پھر بھی وہ قصر کرے گا۔

س(۲۰۳)۔ مسافر کن نمازوں میں قصر کرے گا؟ اگر قصر نہ کرے تو کیا حکم ہے؟

(ج) مسافر پر واجب ہے کہ وہ چار رکعت والے فرض دو رکعت پڑھے۔ فجر، مغرب اور سنتوں میں کوئی قصر نہیں۔ اگر مسافر قصر نہ کرے گا تو گناہگار ہوگا۔

س(۲۰۴)۔ اگر امام مسافر ہو تو مقیم اسکے پیچھے نماز کیسے پڑھیں؟

(ج) اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے تو چار رکعت ہی ادا کرے اور اگر مقیم لوگ مسافر امام کی اقتداء میں نماز ادا کریں تو امام کو چاہیے کہ وہ پہلے لوگوں کو اپنا مسافر ہونا بتادے پھر دو رکعت کے بعد سلام پھیر لے اور مقیم مقتدی کھڑے ہو کر بقیہ دو رکعتیں پڑھیں مگر قیام میں سورہ فاتحہ پڑھنے کی مقدار خاموش کھڑے رہیں۔

س(۲۰۵)۔ چلتی ٹرین میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

(ج) چلتی ٹرین پر نماز نہیں ہوتی اسلیے جب اسٹیشن پر گاڑی رکے، اسوقت نماز ادا کرے اور اگر نماز کا وقت جا رہا ہو تو جس طرح بھی ممکن ہو پڑھ لے پھر جب موقع ملے تو نماز کا اعادہ کرے۔ جو نماز سفر میں قضا ہوئی یا ناقص پڑھی گئی اسے لوٹانے میں ضروری ہے کہ اسے قصر ہی پڑھا جائے۔

س(۲۰۶)۔ قرآن میں آیاتِ سجدہ کتنی ہیں؟ سجدہ تلاوت کیسے کیا جائے؟

(ج) قرآن کریم میں چودہ آیات ایسی ہیں جنہیں پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر یا بیٹھے ہوئے اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں اور کم از کم تین بار ''سبحان ربی الاعلیٰ'' کہیں پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے اٹھ جائیں۔ سجدہ تلاوت کے لیے اللہ اکبر کہتے وقت نہ ہاتھ اٹھائیں اور نہ بعد میں سلام پھیریں۔

Copyright © 2010 http://www.ahlesunnat.net All Rights Reserved. 10/17

س(۲۰۷)۔ تکبیرِ اولیٰ کہتے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھائے جائیں، حدیث سنائیے۔

(ج) حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ جب تکبیر کہتے تو اپنے ہاتھوں کو بلند کرتے یہانتک کہ وہ کانوں کے برابر ہوجاتے۔ (صحیح مسلم ج۱ص۱۶۸، نسائی ج۱ص۱۰۲، ابن ماجہ ص۶۲)

س(۲۰۸)۔ نماز میں ہاتھ ناف کے نیچے باندھنے چاہییں، حدیث سنائیں۔

(ج) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، سنت یہ ہے کہ نماز میں ایک ہتھیلی کو دوسری ہتھیلی پر ناف کے نیچے رکھا جائے۔ (ابوداؤد ج۱ص۴۸۰، مسند احمد ج۱ص۱۱۰، سنن دار قطنی ج۱ص۲۸۶، مصنف ابن ابی شیبہ ج۱ص۳۹۱، زجاجۃ المصابیح ج۱ص۵۸۴)

س(۲۰۹)۔ جب امام قرأت کرے تو مقتدی خاموش رہیں، حدیث سنائیں۔

(ج) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا کریم ﷺ نے فرمایا، جب امام قرأت کرے تو تم خاموش رہو۔ امام مسلم نے فرمایا، یہ حدیث صحیح ہے۔ (صحیح مسلم ج۱ ص۱۷۴)

س(۲۱۰)۔ جہری نماز ہو یا سری، مقتدی قرأت نہ کرے، کیوں؟

(ج) حضور ﷺ نے فرمایا، جو امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کی قرأت ہی اسکی قرأت ہے۔ (مسند امام اعظم ص۱۰۲، ابن ماجہ ص۶۱، سنن دار قطنی ج۱ص۳۲۴، مصنف عبدالرزاق ج۲ص۱۳۶) یہ حدیث صحیح ہے اور اسکے راوی بخاری و مسلم کی شرط کے موافق ہیں۔ (زجاجۃ المصابیح)

س(۲۱۱)۔ امام اور مقتدی دونوں کو آمین آہستہ کہنی چاہیے، احادیث سنائیں۔

(ج) حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے جب نماز میں ولا الضالین پڑھا تو آہستہ آواز میں آمین کہی۔ (جامع ترمذی، جلد۱ص۶۳)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، امام کو چار چیزیں آہستہ کہنی چاہییں۔ ثناء (سبحانک اللہم)، تعوذ (اعوذ باللہ)، تسمیہ (بسم اللہ) اور آمین۔ (مصنف امام عبدالرزاق، ج۲ص۸۷)

س(۲۱۲)۔ نماز میں رفع یدین منسوخ ہے، حدیث سنائیں۔

(ج) حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آقا و مولیٰ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا، ''میں دیکھتا ہوں کہ تم نماز کے دوران رفع یدین کرتے ہو جیسے سرکش گھوڑے اپنی دُمیں ہلاتے ہیں، نماز سکون سے ادا کیا کرو''۔ (صحیح مسلم ج۱ص۱۸۱، سنن نسائی ج۱ص۱۷۶)

س(۲۱۳)۔ بیس رکعت تراویح اور تین وتر ہونے پر حدیث سنائیے۔

(ج) حضرت یزید بن رومان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں رمضان میں لوگ تیئیس (۲۳) رکعت (۲۰ تراویح اور ۳ وتر) ادا کرتے تھے۔ (موطا امام مالک باب ماجاء فی قیام رمضان)

باب سوم: روزے اور زکوٰۃ کے مسائل

سوال(۲۱۴)۔ روزہ سے کیا مراد ہے؟

(ج) صبح صادق سے سورج غروب ہونے تک رضائے الٰہی کی نیت سے کھانے پینے اور گناہوں سے باز رہنے کا نام روزہ ہے۔

سوال(۲۱۵)۔ روزوں کی فرضیت کا مقصد کیا ہے؟

جواب: ارشادِ باری تعالیٰ ہوا، ''اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے اگلوں پر فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے''۔ (البقرۃ:۱۸۳، کنزالایمان)

معلوم ہوا کہ روزوں کی فرضیت کا مقصد تقویٰ اور پرہیزگاری حاصل کرنا ہے۔

سوال(۲۱۶)۔ جو روزہ رکھ کر برے کام نہ چھوڑے، اسکے متعلق کیا حکم ہے؟

(ج) آقا و مولیٰ ﷺ نے فرمایا، ''جو روزے دار بری بات کہنا اور برے کام کرنا نہ چھوڑے، اللہ تعالیٰ کو اسکے بھوکے پیاسے رہنے کی کچھ پرواہ نہیں''۔ ایک اور ارشاد ہے، ''روزہ محض کھانے پینے سے باز رہنے کا نام نہیں بلکہ روزہ کی اصل یہ ہے کہ لغو اور بیہودہ باتوں سے بچا جائے''۔

سوال(۲۱۷)۔ اگر روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو کیا روزہ ٹوٹ جائے گا؟

(ج) بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن جب یاد آجائے تو فوراً رک جائے اور جو چیز منہ میں ہو، اسے منہ سے نکال دے۔ اگر اسے نگل لیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

س(۲۱۸)۔ اگر کوئی چیز دانتوں میں پھنسی تھی اور اسے نگل لیا تو کیا حکم ہے؟

(ج) دانتوں میں کوئی چیز چنے کے برابر یا زیادہ ہو تو اسے نگل لینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

س(۲۱۹)۔ اگر روزے میں قے ہوجائے تو کیا حکم ہے؟

(ج) اگر بلا ارادہ قے آجائے تو کوئی حرج نہیں البتہ قصداً منہ بھر کر قے کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔

س(۲۲۰)۔ غذا کے علاوہ کن چیزوں کا ذائقہ محسوس ہو تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

(ج) آنسو یا پسینہ منہ چلا جائے اور اسکی نمکینی پورے منہ میں معلوم ہو تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر دانتوں سے خون نکلے اور اسکا ذائقہ حلق میں محسوس ہو تو بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

س(۲۲۱)۔ اگر کوئی چیز غلطی سے حلق سے نیچے اتر گئی تو کیا حکم ہے؟

(ج) اگر روزہ دار ہونا یاد ہو اور کُلی کرتے ہوئے پانی بلا ارادہ حلق سے نیچے اتر جائے یا ناک میں پانی چڑھاتے ہوئے دماغ تک پہنچ جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

س(۲۲۲)۔ جان بوجھ کر کھانے پینے اور غلطی سے کھانے پینے میں کیا فرق ہے؟

(ج) قصداً کھانے پینے سے روزہ کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہونگے جبکہ غلطی سے کھانے پینے کی صورت میں صرف قضا لازم ہوگی۔

سوال(۲۲۳)۔ روزہ توڑنے کا کفارہ کیا ہے؟

(ج) روزے کا کفارہ یہ ہے کہ مسلسل ساٹھ روزے رکھے جائیں۔

س(۲۲۴)۔ روزہ کن کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے؟

(ج) جان بوجھ کر یا غلطی سے کھانے پینے سے یا جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ آنکھ یا کان یا ناک میں دوائی ڈالنے سے نیز کان میں تیل ڈالنے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

س(۲۲۵)۔ اگر سحری کھانے کے دوران وقت ختم ہوجائے تو کیا کرے؟

(ج) اگر کھانے پینے کے دوران سحری کا وقت ختم ہوجائے تو نوالہ اگل دینا چاہیے اسے نگل لینے سے روزہ نہیں ہوگا۔ اگر بعد میں معلوم ہوا کہ وقت ختم ہو چکا تھا تو بھی روزہ نہ ہوا، قضا لازم ہے۔

س(۲۲۶)۔ روزے میں کیا کیا باتیں مکروہ ہیں؟

(ج) جھوٹ، غیبت، چغلی، گالی، بیہودہ گفتگو یا کسی کو تکلیف دینے سے روزہ مکروہ ہوجاتا ہے۔ روزے میں بار بار تھوکنا، منہ میں تھوک اکٹھا کرکے نگل لینا اور کُلی کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ کرنا بھی مکروہ ہے۔ یوں ہی استنجا کرنے میں مبالغہ کرنا بھی مکروہ ہے یعنی روزے دار کو استنجا کرنے میں نیچے کو زور نہیں دینا چاہیے۔

سوال(۲۲۷)۔ کن کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا؟

(ج) بھول کر کھانے پینے یا جماع کرنے سے، بے اختیار قے آجانے سے خواہ تھوڑی ہو یا زیادہ، کان میں پانی چلے جانے سے یا احتلام ہونے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اسی طرح مکھی، دھواں یا گرد حلق میں چلی جائے تو بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ روزے میں تیل یا سرمہ لگانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

سوال(۲۲۸)۔ روزے میں مسواک اور ٹوتھ پیسٹ کا حکم ہے؟

(ج) مسواک کرنا جائز ہے مگر ٹوتھ پیسٹ جائز نہیں کیونکہ اسکا ذائقہ حلق میں پہنچتا ہے۔

سوال(۲۲۹)۔ اگر کوئی روزے رکھنے پر قادر نہ ہو تو کیا کرے؟

(ج) اگر روزے رکھنے پر قدرت نہ ہو یعنی کوئی بیمار ہے اور اچھے ہونے کی کوئی امید نہیں یا زیادہ بڑھاپے کے باعث روزے رکھنا ممکن نہیں تو ساٹھ مساکین کو پیٹ بھر کر دونوں وقت کھانا کھلانے سے کفارہ ادا ہوگا۔ یا پھر ہر مسکین کو صدقہء فطر کے برابر رقم دے دی جائے۔

سوال(۲۳۰)۔ زکوٰۃ کی اہمیت قرآن و حدیث کی روشنی میں بیان کیجیے۔

(ج) زکوٰۃ فرض ہے، اسکا نہ دینے والا فاسق اور قتل کا مستحق ہے، اور اسے ادا کرنے میں تاخیر کرنے والا گناہگار ہے۔ قرآن کریم میں بیشمار مرتبہ زکوٰۃ دینے کا حکم دیا گیا۔ آقا و مولیٰ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے، ''خشکی اور تری میں جو مال برباد ہوتا ہے وہ زکوٰۃ نہ دینے کے باعث برباد ہوتا ہے''۔ ایک اور ارشاد ہے، ''جو قوم زکوٰۃ نہ دے اللہ تعالیٰ اسے قحط میں مبتلا فرما دیتا ہے''۔

سوال(۲۳۱)۔ صاحبِ نصاب کون ہوتا ہے؟

(ج) جو شخص نصاب کے برابر مال کا مالک ہو اور وہ مال حاجتِ اصلیہ کے علاوہ ہو، وہ صاحبِ نصاب ہے۔ اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ زندگی بسر کرنے کے لیے جس چیز کی

Copyright © 2010 http://www.ahlesunnat.net All Rights Reserved. 11/17

ضرورت ہو وہ حاجتِ اصلیہ ہے اس پر زکوٰۃ نہیں ۔جیسے رہنے کا مکان،سردی گرمی میں پہننے کے کپڑے،خانہ داری کے سامان،سواری کے جانور یا گاڑی،جنگ کے آلات،پیشہ وروں کے اوزار،اہلِ علم کے لیے ضرورت کی کتابیں،کھانے کے لیے اناج وغلّہ۔

سوال(۲۳۲)۔ زکوٰۃ کے نصاب سے کیا مراد ہے؟زکوٰۃ کی مقدار کتنی ہے؟

(ج) زکوٰۃ کا نصاب ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باوَن تولے چاندی ہے۔اگر کسی کے پاس ساڑھے سات تولے سونا یا ساڑھے باوَن تولے چاندی یا ان میں سے کسی کی قیمت کے برابر رقم ہو جو حاجتِ اصلیہ سے زائد ہو اور اس پر سال گزر جائے تو اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔زکوٰۃ کُل مال کا ڈھائی فیصد(2.5%)ادا کرنا واجب ہے۔

سوال(۲۳۳)۔ اگر کسی کے پاس کوئی ایک نصاب پورا نہ ہو تو اسکا کیا حکم ہے؟

(ج) کسی کے پاس کچھ سونا اور کچھ چاندی ہے اور دونوں کی مقدار نصاب سے کم ہے تو دونوں کی مالیت کا حساب کریں،اگر کل رقم ملا کر کم مالیت والے نصاب یعنی ساڑھے باون تولے چاندی کی قیمت کے برابر ہو تو زکوٰۃ واجب ہے۔اسی طرح اگر نصاب سے کم سونا اور کچھ روپے ہیں تو سونے کی مالیت نکالیں،اگر مالیت اور نقد رقم ملا کر ساڑھے باون تولے چاندی کی مالیت کے برابر ہو تو بھی زکوٰۃ واجب ہے۔

سوال(۲۳۴)۔ اگر کسی پر حق مہر یا میعادی قرض ہو تو کیا وہ زکوٰۃ دے گا؟

(ج) جو قرض میعادی ہو وہ زکوٰۃ سے نہیں روکتا۔چونکہ عادۃً مہر کی رقم کا مطالبہ نہیں ہوتا اسلیے شوہر کے ذمہ کتنا ہی مہر کیوں نہ ہو،اس پر زکوٰۃ واجب ہے۔البتہ اگر کسی پر قرض ہو اور وہ قرض ادا کرنے کے بعد مالکِ نصاب نہیں رہتا تو اس پر زکوٰۃ نہیں۔

سوال(۲۳۵)۔ کیا مالِ تجارت پر بھی زکوٰۃ ہے؟

(ج) جی ہاں!مالِ تجارت پر بھی زکوٰۃ ہے جبکہ اسکی قیمت کم از کم نصاب کے برابر ہو۔اگر سامانِ تجارت کی قیمت نصاب کو نہیں پہنچتی مگر اسکے پاس مالِ تجارت کے علاوہ سونا اور چاندی بھی ہے تو ان تینوں کی مالیت جمع کریں اگر مجموعہ نصاب کو پہنچے تو زکوٰۃ واجب ہے۔اگر کسی کے چار بیٹے ہیں اور اس نے انہیں دینے کی ضروت سے چار مکان خریدے تو ان پر زکوٰۃ نہیں۔اگر کوئی مکان یا پلاٹ بیچنے کی نیت سے لیا تو اس پر زکوٰۃ ہے۔

سوال(۲۳۶)۔ عورت جو زیور پہنتی ہے اسکی زکوٰۃ کس کے ذمہ ہے؟

(ج) وہ زیور جو عورت کی ملکیت ہے یا اسکے شوہر نے اسکی ملکیت کر دیا،اسکی زکوٰۃ شوہر کے ذمہ نہیں اگر چہ وہ مالدار ہو اور نہ اسکی زکوٰۃ نہ دینے کا شوہر پر کوئی گناہ۔اور وہ زیور جو شوہر نے صرف پہننے کو دیا اور اپنی ہی ملکیت رکھا جیسا کہ بعض گھرانوں میں رواج ہے تو اسکی زکوٰۃ بیشک مرد کے ذمہ ہے جبکہ وہ زیور خود یا دوسرے مال سے مل کر نصاب کو پہنچے۔

سوال(۲۳۷)۔ زکوٰۃ کے سال کا حساب کس طرح کیا جائے؟

(ج) چاند کی تاریخ کے حساب سے جس تاریخ اور جس وقت کوئی صاحب نصاب ہوا،جب سال گزر کر وہی تاریخ اور وقت آئے گا اس پر فوراً زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہوگا۔اب وہ جتنی دیر کرے گناہگار ہوگا۔اسلیے زکوٰۃ سال پورا ہونے سے پہلے پیشگی ادا کرنی چاہیے۔سال پورا ہونے پر اس رقم کا حساب کر لیا جائے،جو رقم کم ہو فوراً دیدی جائے اور اگر زیادہ دیدی ہو تو اسے آئندہ سال کے حساب میں شمار کر لیا جائے۔

سوال(۲۳۸)۔ زکوٰۃ کن رشتہ داروں کو نہیں دی جا سکتی؟

(ج) مرد یا عورت جن کی اولاد میں خود ہے یعنی ماں باپ،دادا دادی،نانا نانی وغیرہ اور جو انکی اولاد میں ہے یعنی بیٹا بیٹی،پوتا پوتی،نواسہ نواسی وغیرہ اور شوہر یا بیوی؛ان کو زکوٰۃ اور صدقۂ فطر دینا جائز نہیں البتہ انہیں نفلی صدقہ دینا بہتر ہے۔

سوال(۲۳۹)۔ کن رشتہ داروں کو زکوٰۃ دی جا سکتی ہے؟

(ج) جو عزیز شرعاً حاجتمند ہوں جیسے بہن بھائی،بھتیجا بھتیجی،بھانجا بھانجی،ماموں خالہ،چچا پھوپھی وغیرہ زکوٰۃ کا بہترین مصرف ہیں کہ اسمیں صلہ رحمی کا ثواب بھی ہوگا۔نیز نفس پر بار بھی نہیں ہوگا کیونکہ آدمی اپنے سگے بہن بھائی یا انکی اولاد کو دینا گویا اپنے ہی کام میں استعمال کرنا سمجھتا ہے۔

سوال(۲۴۰)۔ کن لوگوں کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

(ج) جس کے پاس مال ہو مگر نصاب سے کم ہو یا وہ اتنا مقروض ہو کہ قرض نکالنے کے بعد صاحبِ نصاب نہ رہے،وہ فقیر ہے۔اسے اور مسکین کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔مسکین وہ ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو اور وہ کھانے اور پہننے کے لیے مانگنے کا محتاج ہو۔فقیر کو مانگنا ناجائز ہے جبکہ مسکین کو جائز ہے۔

سوال(۲۴۱)۔ کیا مالدار مسافر کو زکوٰۃ دینا جائز ہے؟

(ج) ایسے مسافر کو زکوٰۃ دینا جائز ہے جس کے پاس اپنے گھر میں تو مال ہو مگر سفر میں اسکے پاس کچھ نہ ہو۔وہ بقدرِ ضرورت مال لے سکتا ہے۔

سوال(۲۴۲)۔ زکوٰۃ دینے میں نیت کی کیا اہمیت ہے؟

(ج) زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے نیت ضروری ہے۔اگر سال بھر خیرات کی،بعد میں نیت کی کہ جو دیا زکوٰۃ ہے،اس طرح زکوٰۃ ادا نہ ہوئی۔

سوال(۲۴۳)۔ کیا مستحق کو دینے میں زکوٰۃ کا بتانا ضروری ہے؟

(ج) زکوٰۃ دینے میں یہ بتانا ضروری نہیں کہ یہ زکوٰۃ ہے اس لیے دل میں زکوٰۃ کی نیت کر کے مستحق عزیزوں کو مالی مدد یا عیدی وغیرہ کے طور پر بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔

سوال(۲۴۴)۔ دینی مدارس کے طلباء کو زکوٰۃ دینا کیسا ہے؟

(ج) وہ طالبِ علم جو علمِ دین پڑھتے ہیں انہیں بھی زکوٰۃ دے سکتے ہیں بلکہ طالبِ علم سوال کر کے بھی زکوٰۃ لے سکتا ہے جبکہ اس نے خود کو اسی کام کے لیے فارغ کر رکھا ہو اگر چہ کما سکتا ہو۔دینی طلباء کو زکوٰۃ دینے کا اجر زیادہ ہے کیونکہ یہ صدقۂ جاریہ ہے۔

سوال(۲۴۵)۔ گمراہ و بدمذہب کو زکوٰۃ دینے کا کیا حکم ہے؟

(ج) بدمذہب کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں جو زبان سے تو اسلام کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن خدا اور سول کی شان گھٹاتے یا کسی اور دینی ضرورت کا انکار کرتے ہیں۔انکو دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔

سوال(۲۴۶)۔ صدقۂ فطر کی مقدار کیا ہے؟اسے کب تک ادا کرنا چاہیے؟

(ج) دو کلو گرام گندم یا اسکی قیمت فی کس صدقۂ فطر ہے۔ہر مالکِ نصاب کو چاہیے کہ وہ اپنے اہل وعیال کی طرف سے نمازِ عید سے پہلے ادا کر دے۔بہتر ہے کہ رمضان میں ہی دیدے۔

سوال(۲۴۷)۔ قربانی کس پر واجب ہے؟

(ج) ہر غنی مرد وعورت پر جو نصاب کے برابر مال کا مالک ہو،قربانی واجب ہے۔

سوال(۲۴۸)۔ کن جانوروں کی قربانی جائز ہے؟

(ج) اونٹ گائے بھینس بکرا دنبہ نر و مادہ خصی وغیر خصی سب کی قربانی جائز ہے۔اونٹ کی عمر ۵ سال گائے بیل کی عمر ۲ سال اور بکرا دنبہ کی عمر ایک سال سے کم نہ ہو البتہ دنبہ یا بھیڑ کا ٦ ماہ کا بچہ اگر اتنا فربہ ہو کہ دیکھنے میں سال کا معلوم ہوتا ہو تو اسکی قربانی جائز ہے۔

سوال(۲۴۹)۔ گائے وغیرہ میں کتنے شریک ہو سکتے ہیں؟کیا عقیقہ والا شریک ہو سکتا ہے؟

(ج) زیادہ سے زیادہ سات لوگ شریک ہو سکتے ہیں اور سات سے کم ہوں تو بھی حرج نہیں۔ان سب کی نیت ثواب کی ہونی چاہیے اسلیے عقیقہ کا حصہ بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔

سوال(۲۵۰)۔ قربانی کی کھال کسے دینی چاہیے اور کسے نہیں؟

(ج) قربانی کی کھال اہلسنت کے کسی مدرسہ کو دینی چاہیے،کسی مستحق غریب کو بھی دے سکتے ہیں البتہ قصائی کو مزدوری میں دینا جائز نہیں اور نہ ہی کسی بدمذہب کو دینا جائز ہے۔

باب چہارم: شعائرِ اہلِ سنت

سوال(۲۵۱)۔ بدعت کسے کہتے ہیں؟ لغوی اور شرعی معنی بتائیں۔

(ج) بدعت کے لغوی معنی ''نئی چیز ایجاد کرنے'' کے ہیں۔شرعی اصطلاح میں ہر وہ بات جو نبی کریم ﷺ کے زمانہ اقدس کے بعد پیدا ہو،بدعت ہے۔

سوال(۲۵۲)۔ بدعت کی کتنی قسمیں ہیں؟

(ج) بدعت کی دو قسمیں ہیں،سیۂ اور حسنہ یعنی اچھی اور بری بدعت۔

س(۲۵۳)۔ حدیث کی روشنی میں بدعتِ حسنہ کی وضاحت کریں۔

(ج) بدعتِ حسنہ وہ نیا کام ہے جس کی اصل شریعت سے ثابت ہو اور وہ دین کے لیے فائدہ مند ہو۔ایسی بدعت مستحب بلکہ سنت بلکہ واجب تک ہوتی ہے۔حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ تراویح کی نسبت فرماتے ہیں، نِعْمَةِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ (صحیح مسلم) یہ اچھی بدعت ہے حالانکہ تراویح سنتِ مؤکدہ ہے۔اسی طرح ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے نماز چاشت کو عمدہ بدعت فرمایا۔

س(۲۵۴)۔ بدعتِ حسنہ کے طور پر رہبانیت کا ذکر سورۃ الحدید کی آیت ۲۷ میں آیا ہے،اس آیت کا ترجمہ بتائیے۔

(ج) ارشادِ باری تعالیٰ ہے،''اور راہب بننا،تو یہ بات انہوں نے دین میں اپنی طرف سے نکالی،ہم نے ان پر مقرر نہ کی تھی،ہاں یہ بدعت انہوں نے اللہ کی رضا چاہنے کو پیدا کی پھر اسے نہ نباہا جیسا کہ اسکے نباہنے کا حق تھا،تو انکے ایمان والوں کو ہم نے ان کا ثواب عطا کیا''۔(کنز الایمان)

س(۲۵۵)۔ تفسیر خزائن العرفان سے اس آیت کی تفسیر بیان کیجیے۔

Copyright © 2010 http://www.ahlesunnat.net All Rights Reserved. 12/17

(ج) مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی قدس سرہٗ فرماتے ہیں، اس آیت سے معلوم ہوا کہ بدعت یعنی دین میں کسی بات کا نکالنا اگر وہ بات نیک ہو اور اس سے رضائے الٰہی مقصود ہو تو بہتر ہے، اس پر ثواب ملتا ہے اور اسکو جاری رکھنا چاہیے، ایسی بدعت کو بدعتِ حسنہ کہتے ہیں۔ البتہ دین میں بری بات نکالنا بدعتِ سیئہ کہلاتا ہے وہ ممنوع اور ناجائز ہے۔

س(۲۵۶)۔ اپنی طرف سے کوئی نیک کام کرنے کے متعلق قرآن کا کیا حکم ہے؟

(ج) اپنے دل کی خوشی سے کوئی اچھا کام کرنا "تطوُّع" کہلاتا ہے اسے فقہی اصطلاح میں مستحب کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا، "جو کوئی اپنی خوشی سے کرے کچھ نیکی، تو اللہ قدردان ہے سب کچھ جاننے والا"۔ (البقرہ:۱۵۸) دوسری جگہ فرمایا گیا: "پھر جو خوشی سے نیکی کرے تو اچھا ہے اسکے واسطے"۔ (البقرہ:۱۸۴) معلوم ہوا کہ مومن اپنی خوشی سے کوئی بھی اچھا کام اختیار کرسکتا ہے خواہ وہ کام نیا ہی کیوں نہ ہو۔

س(۲۵۷)۔ حدیث کی روشنی میں بدعتِ سیئہ کی وضاحت کریں۔

(ج) بدعتِ سیئہ یعنی بری بدعت وہ ہے جو شریعت کے مخالف ہو اور جس کی دین میں کوئی اصل یا بنیاد نہ ہو۔ یہ بدعت مکروہ یا حرام ہے۔ حضور ﷺ کا ارشاد ہے، جس نے ہمارے دین میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں، وہ مردود ہے۔ (بخاری)

س(۲۵۸)۔ حدیث میں ہے کہ بدترین امور وہ ہیں جو نئے ایجاد ہوں اور ہر نیا کام گمراہی ہے۔ اس سے کیا مراد ہے؟

(ج) اس سے وہ نئے کام مراد ہیں جو سنت کے خلاف ایجاد ہوں جیسا کہ ایک اور حدیث میں ہے، جب کوئی قوم بدعت ایجاد کرتی ہے تو اسکے مطابق سنت اٹھالی جاتی ہے ۔(مشکوٰۃ) یہی بدعتِ سیئہ ہے ورنہ بدعتِ حسنہ تو کئی احادیث سے ثابت ہے۔

س(۲۵۹)۔ کیا بدعت کے بُری ہونے کے لیے دورِ صحابہ کے بعد ہونا شرط ہے؟

(ج) بدعت کے بُری ہونے کے لیے دورِ صحابہ کے بعد ہونا شرط نہیں چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے تقدیر کے منکر کو بدعتی قرار دیا اور اسے سلام کرنے سے منع فرمادیا۔(ترمذی، ابوداؤد) اسی طرح ایک صحابی نے اپنے بیٹے کو نماز میں بلند آواز سے بسم اللہ پڑھتے سن کر فرمایا، یہ بدعت ہے، اس سے بچو۔ (اقامۃ القیامۃ)

س(۲۶۰)۔ اسلامی تاریخ کی پہلی اچھی بدعت قرآن مجید کا کتابی صورت میں جمع کرنا ہے۔ حدیث شریف کا خلاصہ سنائیے۔

(ج) صحیح بخاری جلد دوم میں ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں ان سے عرض کی، جنگ یمامہ میں کثیر حفاظ صحابہ شہید ہوگئے، اگر یونہی جنگوں میں حافظ شہید ہوتے رہے تو قرآن کی حفاظت مسئلہ بن جائے گی اسلیے میری رائے یہ ہے کہ آپ قرآن کو کتابی صورت میں جمع کرنے کا حکم دیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، میں وہ کام کس طرح کروں جو رسول اللہ ﷺ نے نہیں کیا؟ آپ نے عرض کی، اگرچہ یہ کام حضور ﷺ نے نہیں کیا مگر خدا کی قسم یہ کام بہتر ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عمر (رضی اللہ عنہ) زور دیتے رہے یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کے لیے میرا سینہ کھول دیا اور میں انکی رائے سے متفق ہوگیا۔ پھر آپ نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلا کر اس کام کا حکم دیا تو انہوں نے بھی یہی عرض کی، آپ وہ کام کیوں کرتے ہیں جو آقا ﷺ نے نہیں کیا؟ اس پر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، خدا کی قسم یہ کام بھلائی کا ہے۔ یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے انکا سینہ بھی کھول دیا اور انہوں نے قرآن عظیم جمع کیا۔

س(۲۶۱)۔ اس حدیث پاک سے بدعت کے متعلق کیا اصول واضح ہوتا ہے؟

(ج) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، جب زید بن ثابت نے صدیق اکبر اور صدیق اکبر نے فاروق اعظم (رضی اللہ عنہم) پر اعتراض کیا تو ان حضرات نے یہ جواب نہ دیا کہ دین میں نئی بات نکالنے کی ممانعت تو پچھلے زمانہ میں ہوگی۔ ہم صحابہ ہیں اسلیے ہمارے زمانے میں ممانعت نہیں بلکہ یہی جواب دیا کہ یہ کام اگرچہ حضور ﷺ نے نہ کیا مگر یہ بھلائی کا کام ہے اسلیے ناجائز نہیں ہوسکتا۔

س(۲۶۲)۔ اچھی بدعت پر ثواب اور بری بدعت پر گناہ کا ذکر کس حدیث میں ہے؟

(ج) حضور کا ارشاد ہے، "جس نے اسلام میں اچھا طریقہ ایجاد کیا تو اسکے لیے اسکا ثواب ہے اور اسکے بعد اس پر عمل کرنے والوں کی مثل بھی اسے ثواب ہوگا اور ان بعد والوں کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور جس نے اسلام میں برا طریقہ ایجاد کیا اس پر اسکا گناہ ہے اور اسکے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا بھی گناہ ہوگا جبکہ ان بعد والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی"۔ (مسلم)

س(۲۶۳)۔ بدعت کے متعلق دو محدثین کرام کے اقوال بتائیے۔

(ج) امام عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، بدعت اگر کسی ایسی اصل کے تحت ہے جسکی خوبی شرع سے ثابت ہے تو وہ اچھی ہے اور اگر کسی ایسی چیز کے تحت ہے جس کی برائی شرع سے ثابت ہے تو وہ بُری ہے اور جو دونوں سے متعلق نہ ہو وہ مباح ہے۔ (فتح الباری شرح بخاری)

محدث علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، "بدعت یا تو واجب ہے جیسے کہ علمِ نحو کا سیکھنا اور اصولِ فقہ کا جمع کرنا؛ اور یا حرام ہے جیسے کہ جبریہ مذہب؛ اور یا مستحب ہے جیسے کہ مسجدوں کو فخریہ زینت دینا؛ اور یا جائز ہے جیسے فجر کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا اور عمدہ عمدہ کھانوں اور شربتوں میں وسعت کرنا"۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ)

س(۲۶۴)۔ اگر بدعاتِ حسنہ اور سیئہ کا فرق نہ کیا جائے تو کیا فتنہ پیدا ہوگا؟

(ج) تو موجودہ دور کے بیشتر کام جو ثواب سمجھ کر کیے جاتے ہیں معاذ اللہ حرام قرار پائیں گے حالانکہ محفلِ میلاد کو بدعت وحرام کہنے والے خود ان کاموں کو ثواب کا باعث سمجھتے ہیں۔ مثلاً قرآن کریم کے الفاظ پر اعراب ڈالنا، تیس پاروں میں تقسیم کرنا، اسکے مختلف زبانوں میں ترجمے کرنا، گاڑیوں اور ہوائی جہازوں کے ذریعے حج کا سفر کرنا، فقہ کی کتابیں، دارالعلوم کا نصاب، نماز یا دینی علوم پڑھانے کی تنخواہ لینا، تقسیمِ اسناد کا جلسہ، مساجد میں محراب وگنبد اور مینار بنانا، ان میں ماربل کے فرش اور قالین بچھانا، بجلی کے پنکھے، لائٹیں لگانا وغیرہ۔

س(۲۶۵)۔ گمراہ فرقوں کے باطل نظریات بُری بدعات ہیں انکے علاوہ موجودہ دور کی چند بُری بدعات بتائیں۔

(ج) جو بری بدعات رائج ہوگئی ہیں ان میں سے چند یہ ہیں، داڑھی منڈانا، عورتوں کا بے پردہ بن سنور کر نکلنا، مرد وعورت کا باہم مشابہت کرنا، گانے بجانے کی مجلسیں، کیبل، ڈش اینٹینا، تصویر سازی، کھڑے ہوکر کھانا پینا، یہود ونصاریٰ کی مشابہت اختیار کرنا وغیرہ۔

س(۲۶۶)۔ موجودہ دور کی چند بدعاتِ حسنہ بتائیں۔

(ج) عید میلادُ النبی ﷺ منانا، کھڑے ہوکر درود وسلام پڑھنا، اولیائے کرام کا عرس کرنا، گیارھویں شریف کرنا، مزارات پر چادر ڈالنا، فوت شدہ مسلمانوں کے ایصالِ ثواب کے لیے تیجہ، دسواں، چالیسواں کرنا وغیرہ۔

س(۲۶۷)۔ ارشادِ باری تعالیٰ، "انہیں اللہ کے دن یاد دلاؤ"۔ اللہ کے دنوں سے کیا مراد ہے؟

(ج) امام المفسرین سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک "ایامُ اللہ سے مراد وہ دن ہیں جن میں رب تعالیٰ کی کسی نعمت کا نزول ہوا ہو"۔ ان ایام میں میلادالنبی ﷺ کا دن سب سے بڑی نعمت کے نزول کا دن ہے۔

س(۲۶۸)۔ میلادالنبی ﷺ کی خوشی منانے پر اہلسنت کس آیتِ مبارکہ سے استدلال کرتے ہیں؟ ترجمہ بتائیے۔

(ج) ارشاد ہوا، "(اے حبیب!) تم فرماؤ (یہ) اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت (سے ہے) اور اسی پر چاہیے کہ خوشی کریں، وہ (خوشی منانا) انکے سب دھن دولت سے بہتر ہے"۔ (یونس:۵۸، کنزالایمان) بلاشبہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا فضل اور تمام جہانوں کے لیے رحمت ہیں اسلیے انکے میلاد کی خوشی منانا اس حکم کی تعمیل ہے۔

س(۲۶۹)۔ حدیث شریف میں مذکور، رسولِ معظم نورِ مجسم ﷺ کے مبارک زمانہ کی محافلِ میلاد کا ذکر کیجئے؟

(ج) آقا ومولیٰ ﷺ نے خود مسجد نبوی میں منبر شریف پر اپنا ذکرِ ولادت فرمایا۔ (جامع ترمذی ج۲ص۲۰۱) ایک جگہ ذکرِ میلاد میں فرمایا، میری والدہ نے میری پیدائش کے وقت دیکھا کہ ان سے ایسا نور نکلا جس سے شام کے محلات روشن ہوگئے۔ (مشکوٰۃ)

س(۲۷۰)۔ کس پیغمبر نے آسمان سے کھانا نازل ہونے پر اس دن کو عید قرار دیا تھا؟

(ج) "عیسیٰ بن مریم نے عرض کی، اے اللہ! اے ہمارے رب! ہم پر آسمان سے ایک (کھانے کا) خوان اتار کہ وہ ہمارے لیے عید ہو ہمارے اگلوں پچھلوں کی"۔ (المائدہ:۱۱۴، کنزالایمان)

س(۲۷۱)۔ اس آیت سے عید میلادُ النبی منانے کا جواز کیسے ثابت ہے؟

(ج) تفسیر خزائن العرفان میں ہے، جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو، اس دن کو عید بنانا اور خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا اور شکر بجالانا صالحین کا طریقہ ہے...... اسلیے حضور ﷺ کی ولادتِ مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکرِ الٰہی بجالانا اور اظہارِ فرح اور سُرور کرنا مستحسن ومحمود اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔

س(۲۷۲)۔ ترمذی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے عید الفطر وعید الاضحیٰ کے علاوہ کن دو عیدوں کا ذکر کیا؟

(ج) آپ نے فرمایا، "یہ آیت جس دن نازل ہوئی اس دن مسلمانوں کی دو عیدیں تھیں، عیدِ جمعہ اور عیدِ عرفہ"۔

س(۲۷۳)۔ کس صحابی نے بارگاہِ نبوی میں منبر پر بیٹھ کر نعت پڑھی؟

(ج) آپ ﷺ نے حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے لیے منبر پر چادر بچھائی اور انہوں نے منبر پر بیٹھ کر نعت شریف پڑھی، پھر آپ نے انکے لیے دعا فرمائی۔ (صحیح بخاری ج ا ص۶۵)

س(۲۷۴)۔ کیا اور صحابہ بھی بارگاہِ نبوی میں نعتیں پڑھا کرتے تھے؟

(ج) جی ہاں! شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ کے بقول نعت گو صحابہ کی تعداد ایک سو ساٹھ اور نعت گو صحابیات کی تعداد بارہ ہے۔

س(۲۷۵)۔ ابولہب نے حضور ﷺ کی پیدائش کی خوشی میں کس لونڈی کو آزاد کیا تھا؟

(ج) اس نے اپنے بھتیجے کی پیدائش کی خوشی میں اپنی لونڈی ثُوَیبہ کو آزاد کیا تھا۔

س(۲۷۶)۔ بخاری میں ہے کہ ابولہب کے مرنے کے بعد اسے حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا اور اسکا حال پوچھا تو ابولہب نے کیا جواب دیا؟

(ج) اس نے کہا، میں نے تم سے جدا ہوکر کوئی آرام نہیں پایا سوائے اسکے کہ میں تھوڑا سا سیراب کیا جاتا ہوں کیونکہ میں نے محمد (ﷺ) کی پیدائش کی خوشی میں اپنی لونڈی کو آزاد کیا تھا۔

س(۲۷۷)۔ حدیث، "میری والدہ ماجدہ نے میری پیدائش کے وقت دیکھا کہ اُن سے ایسا نور نکلا جس سے ملک شام کے محلات روشن ہوگئے" کس کتاب میں ہے؟

Copyright © 2010 http://www.ahlesunnat.net All Rights Reserved. 13/17

(ج) مشکوٰۃ باب فضائلِ سیدُ المرسلین۔
س(۲۷۸)۔حضور ﷺ کی ولادت کے وقت چراغاں ہونے کی ایک اور حدیث سنایئے؟
(ج) حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ کی والدہ فرماتی ہیں،''جب آپ ﷺ کی ولادت ہوئی میں خانہ کعبہ کے پاس تھی، میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ نور سے روشن ہوگیا اور ستارے زمین کے اتنے قریب آگئے کہ مجھے یہ گمان ہوا کہ کہیں وہ مجھ پر گر نہ پڑیں''۔
س(۲۷۹)۔ یہ حدیث کن کتابوں میں ہے؟ جلد اور صفحہ بھی بتایئے۔
(ج) سیرتِ حلبیہ ج ۱ ص ۹۴، خصائصِ کبریٰ ج ۱ ص ۴۰، زرقانی علی المواہب ج ۱ ص ۱۱۶۔
س(۲۸۰)۔سیرتِ حلبیہ میں ہے کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا نے آپکی ولادت کے وقت تین جھنڈے دیکھے،حدیث بتایئے؟
(ج) حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں،''میں نے تین جھنڈے دیکھے،ایک مشرق میں گاڑا گیا تھا دوسرا مغرب میں اور تیسرا جھنڈا خانہ کعبہ کی چھت پر لہرا رہا تھا''۔ یہ حدیث ''الوفا باحوال المصطفٰی ﷺ'' میں محدث ابن جوزی نے بھی روایت کی ہے۔
س(۲۸۱)۔ ہجرت کے موقع پر اہلیانِ مدینہ نے جلوس کی صورت میں استقبال کیا،انکا نعرہ کیا تھا؟
(ج) حدیث شریف میں ہے کہ مرد اور عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ گئے اور بچے اور خُدام گلیوں میں پھیل گئے، یہ سب باآوازِ بلند کہہ رہے تھے، یا محمد یا رسول اللہ، یا محمد یارسول اللہ (ﷺ)
س(۲۸۲)۔ اس حدیث کا حوالہ دیجیے۔
(ج) صحیح مسلم جلد دوم باب الھجرۃ۔
س(۲۸۳)۔ ''ربیع الاول میں تمام اہلِ اسلام ہمیشہ سے میلاد کی خوشی میں محافل منعقد کرتے رہے ہیں۔محفلِ میلاد کی یہ برکت مجرب ہے کہ اسکی وجہ سے سارا سال امن سے گزرتا ہے اور ہر مراد جلد پوری ہوتی ہے۔'' یہ کس محدث نے کس کتاب میں تحریر کیا؟
(ج) شارح بخاری امام قسطلانی رحمہ اللہ نے یہ کلام مواہبُ الدنیہ ج ۱ ص ۲۷ پر تحریر کیا۔
س(۲۸۴)۔ ''اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحمتیں نازل فرمائے جس نے ماہِ میلاد کی ہر رات کو عید بنا کر ایسے شخص پر شدت کی جس کے دل میں مرض وعناد ہے''۔ یہ مضمون کس محدث نے تحریر کیا؟ کتاب کا نام بھی بتایئے۔
(ج) یہ مضمون بھی شارح بخاری امام قسطلانی رحمہ اللہ نے مواہبُ الدنیہ ج ۱ ص ۲۷ پر تحریر کیا۔
س(۲۸۵)۔ ایک عالم نے قحط کی وجہ سے بھنے ہوئے چنے میلاد شریف پر تقسیم کیے۔خواب میں آقا کریم ﷺ کی زیارت ہوئی تو انہیں بیحد خوش دیکھا اور وہ چنے بھی بارگاہِ نبوی میں دیکھے۔اُن عالم اور کتاب کا نام بتایئے؟
(ج) شاہ ولی اللہ دہلوی کے والد شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رحمہما اللہ اور کتاب ''الدرُّ الثمین ص ۸۔
س(۲۸۶)۔ درود وسلام بھیجنے کا حکم جس آیت میں ہے اس کا ترجمہ کنزالایمان سے بتایئے؟
(ج)ارشادِ باری تعالیٰ ہے،''بیشک اللہ اور اسکے فرشتے درود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے پر،اے ایمان والو!تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجو''۔(الاحزاب:۵۶)
س(۲۸۷)۔ اہلسنت کھڑے ہوکر درود وسلام کیوں پڑھتے ہیں؟
(ج) ہم آقا ومولیٰ ﷺ کے ذکر کی محبت وتعظیم کے اظہار کے طور پر کھڑے ہوکر درود وسلام پڑھتے ہیں۔قرآن سے ثابت ہے کہ بعض فرشتے صفیں بنا کر کھڑے ہیں اور سب فرشتے درود بھیج رہے ہیں اسلیے یہ اُن فرشتوں کی سنت بھی ہے اور صحابہ کرام سے لیکر آج تک تمام مسلمان مواجہ اقدس میں کھڑے ہوکر درود وسلام پیش کرتے آئے ہیں نیز یہ ائمہ دین ومحدثین کا طریقہ بھی ہے۔
س(۲۸۸)۔ بعض فرشتے صفیں بنا کر کھڑے ہیں،اس کا ذکر کس سورت میں ہے؟
(ج) پارہ نمبر ۲۳ سورۃ الصّٰفّٰت آیت نمبر ۱۔
س(۲۸۹)۔ ''میں محفلِ میلاد میں کھڑے ہوکر سلام پڑھتا ہوں،میرا یہ عمل شاندار ہے''۔ یہ کس محدث کا کلام ہے؟ کتاب بھی بتایئے۔
(ج) امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام۔کتاب:''اخبارُ الاخیار''صفحہ ۶۲۴۔
س(۲۹۰)۔ حضور ﷺ کے ذکر کے وقت قیام کی ابتدا کس محدث نے کی؟
(ج) امام تقی الدین سبکی رحمہ اللہ(م ۷۵۶ھ) کی محفل میں کسی نے یہ شعر پڑھا،''بیشک عزت وشرف والے لوگ آقا ﷺ کا ذکر سن کر کھڑے ہوجاتے ہیں''۔ یہ سن کر امام سبکی اور تمام علماء ومشائخ کھڑے ہوگئے۔اسوقت بہت سُرور اور سکون حاصل ہوا۔(سیرتِ حلبیہ ج ۱ ص ۸۰)
س(۲۹۱)۔ ''مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفلِ میلاد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعۂ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں''۔ یہ تحریر کس عالم کی کس کتاب میں ہے؟
(ج) حاجی امداداللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ۔کتاب:''فیصلہ ہفت مسئلہ''صفحہ ۵
س(۲۹۲)۔ ''کیا تم صحابہ سے محبت وتعظیم میں زیادہ ہو کہ جو انہوں نے نہیں کیا وہ کرتے ہو''۔اس اعتراض کا کیا جواب ہے؟
(ج) یہ اعتراض نہایت لغو ہے کیونکہ کئی امور ایسے ہیں جنہیں بعض صحابہ کرام یا تابعین یا تبع نے اختیار کیا،اس سے قبل وہ نیک کام کسی نے نہ کیے تھے مثلاً امام مالک رضی اللہ عنہ مدینہ طیبہ میں سواری پر سوار نہ ہوتے،حدیث بیان کرنے سے قبل غسل کرتے،عمامہ باندھتے،تخت کو خوشبو سے معطر کرکے حدیث بیان کرتے۔کیا صحابہ میں ایسی کوئی مثال ہے؟ کیا ان کاموں کو بدعت یا حرام کہا جائے گا؟
س(۲۹۳)۔ اذان سے قبل درود وسلام کے جواز کے لیے قرآن کی آیت کون سی ہے؟
(ج) سورۃ الاحزاب کی آیت ۵۶ میں حکم ہے،''ان پر درود اور خوب سلام بھیجو''۔اس آیت میں کسی خاص وقت یا خاص حالت کا ذکر نہیں بلکہ یہ حکم مطلق ہے اس لیے شرعاً ممنوع مواقع کے علاوہ کسی بھی وقت درود وسلام کا پڑھنا اس حکمِ الٰہی کی تعمیل ہے۔
س(۲۹۴)۔ اذان کے ساتھ درود وسلام کے جواز کے لیے حدیث پیش کیجیے۔
(ج) فرمانِ نبوی ہے،جب تم اذان سنو تو اسی طرح کہو جیسے مؤذن کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو۔(مسلم) اس حدیث میں درود پڑھنے کا حکم مطلق ہے خواہ آہستہ پڑھا جائے یا بلند آواز سے،نیز یہ حکم مؤذن اور سامعین دونوں کے لیے ہے۔
س(۲۹۵)۔ ابوداؤد شریف میں ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ صبح صادق کے وقت ایک بلند مکان پر چڑھ جاتے اور اذان سے قبل دعائیہ کلمات کہہ کر پھر اذان دیتے۔وہ کلمات مع ترجمہ بتائیں۔
(ج) وہ کلمات یہ ہیں۔اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَحْمَدُکَ وَاسْتَعِیْنُکَ عَلٰی قُرَیْشٍ اَنْ یُّقِیْمُوْا دِیْنَکَ۔''اے اللہ!میں تیری حمد کرتا ہوں اور تجھ سے مدد چاہتا ہوں اس بات پر کہ قریش تیرے دین کو قائم کریں''۔
س(۲۹۶)۔ اس حدیث پاک سے کیا ثابت ہوتا ہے؟
(ج) ثابت ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان سے قبل بلند آواز سے قریش کے لیے دعا پڑھتے تھے۔درود وسلام بھی رحمت کی دعا ہے تو جب اذان سے قبل قریش کے لیے دعا جائز ہے تو قریش کے سردار،آقائے دوجہاں ﷺ کے لیے دعا کرنا کیونکر ناجائز ہوگا؟
س(۲۹۷)۔ اذان کے ساتھ درود وسلام کو کس متقی بادشاہ نے اپنے حکم کے ذریعے رائج کیا؟
(ج) سلطان ناصر صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے حکم سے ۷۸۱ھ میں اسکی ابتدا ہوئی۔
س(۲۹۸)۔ اذان کے ساتھ درود وسلام کن الفاظ سے پڑھا جاتا تھا؟ حوالہ بھی دیجیے۔
(ج) امام سخاوی نے لکھا ہے کہ مؤذن اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھتے تھے۔(القول البدیع ص ۱۹۲)
س(۲۹۹)۔ جن محدثین نے اسے بدعتِ حسنہ قرار دیکر تعریف کی،ان میں سے تین محدثین کرام کے نام مع کتب بتایئے۔
(ج) امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ......کشف الغمۃ،امام ابن حجر شافعی رحمۃ اللہ علیہ......فتاویٰ کبریٰ،محدث علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ......مرقاۃ شرح مشکوٰۃ۔
س(۳۰۰)۔حضور ﷺ کا نام مبارک سنکر انگوٹھے چومنا مستحب ہے،حدیث بتایئے۔
(ج) حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اذان میں آپ کا نام سن کر اپنے انگوٹھوں کو(چوم کر) اپنی آنکھوں پر پھیرا اور کہا،قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ۔یارسول اللہ ﷺ آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔جب اذان ختم ہوئی تو حضور ﷺ نے فرمایا،اے ابوبکر!جو تمہاری طرح میرا نام سن کر انگوٹھے آنکھوں پر پھیرے اور جو تم نے کہا وہ کہے، اللہ تعالیٰ اسکے تمام نئے پرانے،ظاہر وباطن گناہ معاف فرمائے گا۔(تفسیر روح البیان ج ۴ ص ۶۴۸)
س(۳۰۱)۔ انگوٹھے چومنے کے متعلق فقہاء کرام کا کیا فتویٰ ہے؟
(ج) فقہ کی مشہور کتاب رَدُّ المحتار جلد اول صفحہ ۳۷۰ پر ہے،مستحب ہے کہ اذان میں پہلی بار شہادت سن کر''صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ''اور دوسری بار شہادت سن کر قُرَّۃُ عَیْنِیْ بِکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کہے،پھر اپنے انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں پر پھیرے اور یہ کہے،اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ تو حضور ﷺ اسے اپنے ساتھ جنت میں لے جائیں گے۔
س(۳۰۲)۔''جب اس حدیث کا رفع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تک ثابت ہے تو عمل کے لیے کافی ہے کیونکہ حضور ﷺ کا فرمان ہے،''میں تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت''۔یہ کس محدث کا کلام ہے؟ حوالہ دیجیے۔
(ج) یہ اذان میں آقا کریم ﷺ کا نام اقدس سنکر انگوٹھے چومنے کے جواز کے متعلق محدث علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے۔(موضوعاتِ کبیر ص ۶۴)
س(۳۰۳)۔ ''فضائل اعمال میں ضعیف حدیث بالاجماع مقبول ہے'' اس اصول کے دو حوالے دیجیے؟
(ج) محدث علی قاری کی کتاب مرقاۃ اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی اشعۃ اللمعات۔(رحمہما اللہ)

Copyright © 2010 http://www.ahlesunnat.net All Rights Reserved. 14/17

س(۳۰۴)۔ گیارھویں شریف کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(ج) قرآن کریم کی تلاوت ،نعت خوانی، ذکرِ الٰہی اور تقسیمِ طعام وشیرینی پر مشتمل محفل جو عموماً کسی بھی دن اور خصوصاً چاند کی گیارہ تاریخ کو غوثِ اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کے لیے منعقد ہوتی ہے اسے گیارھویں شریف کہتے ہیں۔اس کی اصل ایصالِ ثواب ہے جو کہ قرآن وسنت سے ثابت ہے۔

س(۳۰۵)۔ گیارھویں شریف کے دسویں صدی ہجری میں مشہور ہونے کا ذکر کس محدث نے کیا ہے؟ انکی تحریر سنایئے۔

(ج) شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، بیشک ہمارے شہروں میں سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارھویں مشہور ہے۔(ماثبت من السنۃ)

س(۳۰۶)۔ فاتحہ اور نذر و نیاز سے کیا مراد ہے؟

(ج) مسلمان کے انتقال کے بعد قرآن مجید کی تلاوت یا کلمہ شریف اور درود شریف کی قرات اور دوسرے اعمالِ صالحہ یا کھانے کپڑے وغیرہ صدقہ کرنے کا جو ثواب پہنچایا جاتا ہے، اسے عُرف میں فاتحہ کہتے ہیں کیونکہ اس میں سورہ فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔اور اولیاء کرام کو جو ایصالِ ثواب کرتے ہیں اسے تعظیماً نذر و نیاز کہتے ہیں۔(فتاویٰ رضویہ)

س(۳۰۷)۔کیا کھانے پینے کی اشیاء کی نسبت بندوں کی طرف کرنے سے وہ حرام ہوجاتی ہیں؟

(ج) حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے اپنی والدہ کے ایصالِ ثواب کے لیے کنواں کھدوا کر فرمایا، ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعۡدٍ ۔ یہ کنواں سعد کی والدہ کے لیے ہے۔(ابوداؤد،نسائی،ابن ماجہ)معلوم ہوا کہ کھانے پینے کی چیزوں کی نسبت کسی فوت شدہ شخص کی طرف کرنے سے وہ حرام نہیں ہوتیں ورنہ صحابیٔ رسول ایسا نہ کرتے۔

س(۳۰۸)۔ کھانے پر فاتحہ پڑھنا کیسا ہے؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ فاتحہ پڑھنے سے کھانا حرام ہوجاتا ہے۔

(ج) قرآن تو بابرکت کلام ہے۔اسکی تلاوت سے کھانے میں برکت ہوتی ہے لیکن گمراہ اسے حرام کہتے ہیں۔کیا چاروں قُل اور سورہ فاتحہ پڑھنے سے کھانا حرام ہوجاتا ہے؟ ارشادِ باری تعالیٰ ہوا،" تو کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتیں مانتے ہو"۔(الانعام:۱۱۸) حدیث پاک میں ہے کہ بسم اللہ پڑھنے سے شیطان اس کھانے کو حلال نہیں سمجھتا۔نتیجہ یہ نکلا کہ فاتحہ پڑھنے سے کھانے کو حرام سمجھنا اور اسے نہ کھانا کافروں اور شیطان کا طریقہ ہے۔

س(۳۰۹)۔ فاتحہ پڑھنے سے کھانا برکت والا ہوجاتا ہے۔فقہاء کے اقوال بتایئے۔

(ج) شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنے فتاویٰ کی جلد اول صفحہ ۷۱ پر فرماتے ہیں،"نیاز کا وہ کھانا جس کا ثواب امام حسن وامام حسین رضی اللہ عنہما کو پہنچایا جائے اور اس پر فاتحہ،قُل اور درود شریف پڑھا جائے تو وہ کھانا برکت والا ہوجاتا ہے اور اسکا کھانا بہت اچھا ہے"۔

اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں،" وہ کھانا جو حضرات انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیائے کرام رضی اللہ عنہم کی ارواحِ طیبہ کو نذر کیا جاتا ہے، جائز اور باعثِ برکت ہے۔برکت والوں کی طرف جو چیز نسبت کی جاتی ہے اسمیں برکت آجاتی ہے"۔(فتاویٰ رضویہ)

س(۳۱۰)۔کیا فاتحہ یا دعائے برکت کے لیے کھانے پینے کی اشیاء کا سامنے ہونا ضروری ہے؟

(ج) ضروری نہیں البتہ جائز اور بہتر ہے۔حضور ﷺ نے جانور کی قربانی کر کے اسکے سامنے یہ دعا فرمائی،"اے اللہ ! اسے میری امت کی طرف سے قبول فرما"۔(مسلم،ترمذی،ابوداؤد) کھانا سامنے رکھ کر کچھ پڑھنا اور دعائے برکت کرنا متعدد صحیح احادیث سے ثابت ہے۔غزوہ تبوک کے دن نبی کریم ﷺ نے کھانے پر برکت کی دعا فرمائی۔(مسلم) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آقا ومولیٰ ﷺ نے کھانا سامنے رکھ کر کچھ پڑھا اور دعا فرمائی۔(بخاری،مسلم)

س(۳۱۱)۔ کھانے پر فاتحہ دینے کا طریقہ بتا دیجیے۔

(ج) پہلے چاروں قُل تلاوت کیے جائیں پھر سورہ فاتحہ تلاوت کی جائے، پھر سورہ بقرہ کی ابتدائی آیات تلاوت کر کے درود شریف پڑھ کر یوں دعا مانگی جائے۔"اے اللہ! ان آیات اور اس طعام کو قبول فرما۔ان عبادات کا ثواب ہمارے آقا ومولیٰ ﷺ کی بارگاہ میں مرحمت فرما۔اپنے حبیب ﷺ کے صدقے میں تمام انبیاء کرام،صحابہ کرام، اہلبیت عظام، تابعین، اولیائے کاملین اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر اب تک جتنے مسلمان انتقال کر گئے یا موجود ہیں یا قیامت تک ہونگے، سب کو اسکا ثواب پہنچا"۔پھر جو چاہیں دعا مانگیں۔

س(۳۱۲)۔ حدیث شریف میں مُردوں کے لیے زندوں کا تحفہ کس چیز کو فرمایا گیا؟

(ج) حضور ﷺ نے فرمایا، مُردوں کے لیے زندوں کا تحفہ دعائے مغفرت ہے۔(مشکوٰۃ)

س(۳۱۳)۔ مسلمان کسی کے انتقال کے بعد اسکے ایصالِ ثواب کے لیے جمعرات کو فاتحہ کرتے ہیں اسکی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(ج) جب کوئی مسلمان وفات پاتا ہے تو اسے شروع کے دنوں میں ایصالِ ثواب کی زیادہ حاجت ہوتی ہے اسی لیے شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں، میّت کے انتقال کے بعد سات روز تک صدقہ کیا جائے۔ جمعہ کی رات کو میت کی روح اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اسکی طرف سے اسکے گھر والے صدقہ کرتے ہیں یا نہیں۔(اشعۃ اللمعات) ہر جمعرات کو فاتحہ کرنے کی اصل یہی ہے۔

س(۳۱۴)۔کسی مسلمان کے انتقال پر سوئم یا قل وغیرہ کیے جاتے ہیں اسکے متعلق شرعی حکم کیا ہے؟

(ج) قرآن مجید کی تلاوت اور خیرات وغیرہ کا سلسلہ تو میت کے انتقال کے وقت سے ہی شروع ہوجاتا ہے۔لیکن چونکہ شرعاً تعزیت کا وقت تین دن تک ہے اس لیے تعزیت کے آخری دن لوگ زیادہ تعداد میں جمع ہو کر تلاوتِ قرآن اور کلمہ طیبہ پڑھ کر میت کو ایصالِ ثواب کرتے ہیں۔دن کا تعین کرنے میں ایک مصلحت یہ بھی ہے کہ مقررہ تاریخ اور وقت پر لوگوں کو جمع ہونے میں آسانی ہوتی ہے اس طرح سب اجتماعی دعا میں شریک ہوجاتے ہیں لہٰذا سوئم چہلم وغیرہ جائز ہیں۔

س(۳۱۵)۔ بعض لوگ سوئم وغیرہ کو اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ایجاد کہتے ہیں کیا ان سے قبل اسکا ذکر ملتا ہے؟

(ج) یہ سراسر الزام ہے۔شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ کے سوئم کے متعلق شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ اپنے ملفوظات میں صفحہ ۸۰ پر لکھتے ہیں،" تیسرے دن لوگوں کا اسقدر ہجوم تھا کہ شمار نہیں ہوسکتا۔اکیاسی (۸۱) قرآن کریم تلاوت کیے گئے اور زیادہ بھی ہوئے ہونگے ،کلمہ طیبہ کا تو اندازہ ہی نہیں"۔معلوم ہوا کہ تیجہ اور چالیسواں وغیرہ مسلمانوں میں صدیوں سے رائج ہیں۔

س(۳۱۶)۔ کیا اہلسنت کے نزدیک ایصالِ ثواب کے لیے تیسرے یا چالیسویں دن کو مخصوص کرنا شرعی طور پر ہے؟

(ج) ان دنوں کی تخصیص کو کوئی شرعی نہیں سمجھتا اور نہ ہی کوئی یہ کہتا ہے کہ بس اسی دن اور تاریخ کو ایصالِ ثواب کیا جائے تو پہنچے گا ورنہ نہیں۔اعلیٰ حضرت محدث بریلوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں، تیسرے دن کی خصوصیت بھی شرعی اور عرفی مصلحتوں کی بنا پر ہے۔شریعت میں تو ثواب پہنچانا ہے، دوسرے دن ہو خواہ تیسرے دن، جب چاہیں ایصالِ ثواب کریں۔

س(۳۱۷)۔ سوئم کے کھانے کے متعلق اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے کن باتوں کو برا بتایا ہے؟

(ج) وہ فرماتے ہیں کہ میت کا کھانا صرف فقراء میں تقسیم کیا جائے ،غنی لوگ اس میں سے نہ لیں۔نیز اس میں شادی کے سے تکلف کرنا بیہودہ بات ہے۔(فتاویٰ رضویہ)

س(۳۱۸)۔ کیا ایصالِ ثواب کرنے سے ثواب پہنچانے والے کے ثواب میں کمی ہوجاتی ہے؟

(ج) مالی وبدنی عبادات کا ثواب مُردوں کو پہنچادینے سے ایصالِ ثواب کرنے والے کے ثواب میں کوئی کمی نہیں ہوتی بلکہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے امید ہے کہ سب کو پورا پورا ثواب ملے گا اور اس ثواب پہنچانے والے کو ان سب کے مجموعہ کے برابر ثواب ملے گا۔(فتاویٰ رضویہ)

س(۳۱۹)۔ اہلسنت مستحب کاموں کو بھی اہتمام سے کرتے ہیں اس پر دلیل کیا ہے؟

(ج) سورۃ الحدید کی آیت ۲۷ میں مذکور ہے کہ جن لوگوں نے رہبانیت کی نیکی کو نہ نباہا یعنی اس کی پابندی نہ کی انہوں نے برا کیا۔پس نتیجہ یہ نکلا کہ مستحب کاموں کو پابندی سے کرنا رب تعالیٰ کو پسند ہے۔آقا ومولیٰ ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے،"اللہ تعالیٰ کو وہ عمل محبوب ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ تھوڑا ہو"۔(بخاری،مسلم)

س(۳۲۰)۔ اولیاء کرام کے عرس میں کیا کرنا چاہیے؟

(ج) عرس مبارک میں تلاوتِ قرآن اور نعت خوانی کی جائے اور ان اولیاء کرام کے اوصاف اور تعلیمات لوگوں کے سامنے بیان کی جائیں۔چونکہ عرس کا مقصد ایصالِ ثواب ہے اسلیے قرآن خوانی بھی کی جائے اور اہتمام ہوسکے تو شیرینی پر فاتحہ پڑھ کر زائرین میں تقسیم کردیں۔

س(۳۲۱)۔ قبر کو پختہ کرنا کیسا ہے؟

(ج) قبر کا اندرونی حصہ پختہ نہ ہو البتہ اوپر کا حصہ پختہ کردیں تو حرج نہیں۔(احکامِ شریعت)

س(۳۲۲)۔ قبر کی اونچائی کتنی ہونی چاہیے؟

(ج) عام مسلمانوں کی قبروں کا ایک بالشت یا اس سے کچھ زائد اونچا کرنا مسنون ہے جبکہ مزارات کے اردگرد چبوترہ اونچا کر کے اس پر تعویذ ایک ہاتھ کے برابر اونچا کرنا جائز ہے۔(مزاراتِ اولیاء اور توسل ص ۱۰۸)

س(۳۲۳)۔ مزارات پر چادر ڈالنا اور عمارت بنانا کیسا ہے؟

(ج) اولیاء کرام اور صالحین کے مزارات پر عمارت بنانا اور ان پر غلاف وعمامہ اور چادر ڈالنا جائز ہے جبکہ اس سے یہ مقصود ہو کہ عوام کی نگاہ میں ان بزرگانِ دین کی عظمت ظاہر ہو اور لوگ ان کو حقیر نہ سمجھیں۔مزار پر صرف ایک چادر کافی ہے، زائد چادریں صدقہ کرنا بہتر ہے۔

س(۳۲۴)۔ قبروں پر پھول ڈالنا کیسا ہے؟

(ج) ہر مومن کی قبر پر پھول ڈالنا جائز ومستحب ہے۔رسول کریم ﷺ نے کھجور کی سبز شاخ چیر کر دو قبروں پر گاڑ دی اور فرمایا، جب تک یہ تر رہیں گی، انکے عذاب میں کمی رہے گی۔(بخاری) جو عمل گناہگار کے عذاب میں کمی کا باعث ہے وہ نیکوں کے درجات کی بلندی کا ذریعہ ہے۔اسلیے مزارات پر پھول ڈالنا بھی جائز ہے۔

س(۳۲۵)۔ قبر پر اگربتی یا چراغ جلانا کیسا ہے؟

(ج) اگربتی یا چراغ قبر کے اوپر رکھ کر ہرگز نہ جلائیں کہ قبر کے قریب آگ رکھنا اچھا نہیں البتہ قبر سے ذرا ہٹ کر خالی زمین پر رکھیں تو حرج نہیں جبکہ وہاں کوئی ذاکر یا زائر ہو۔اولیاء کی تعظیم کے لیے مزارات کے پاس روشنی کرنا جائز ہے البتہ وہاں بجلی کی روشنی کا مناسب انتظام ہونے کے باوجود چراغ جلانا اسراف وناجائز ہے۔

س(۳۲۶)۔ مزار کا طواف، اسکا سجدہ اور اسے بوسہ دینا کیسا ہے؟

(ج) مزار کا طوافِ تعظیمی ناجائز ہے۔مزار کو سجدۂ عبادت کفر وشرک اور سجدۂ تعظیمی حرام ہے۔مزار کو بوسہ نہیں دینا چاہیے۔بعض علماء نے اسے جائز کہا ہے مگر بچنا بہتر ہے۔(مزاراتِ اولیاء اور توسل ص ۱۱۸)

Copyright © 2010 http://www.ahlesunnat.net All Rights Reserved. 15/17

س(۳۲۷)۔ مزار پر حاضری کے بعد الٹے پاؤں آنا کیسا ہے؟

(ج) ہاتھ باندھے الٹے پاؤں آنا ایک طرزِ ادب ہے اور جس ادب سے شرع نے منع نہ فرمایا اس میں حرج نہیں۔ ہاں اگر اپنی یا دوسروں کی ایذا کا اندیشہ ہو تو اس سے احتراز کیا جائے۔ (فتاویٰ رضویہ)

س(۳۲۸)۔ کسی ولی کے مزار پر نذر و نیاز دینے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

(ج) نذرِ حقیقی صرف اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہے جبکہ نذرِ مجازی یہ ہے کہ کوئی شے بطور ہدیہ و نذرانہ کسی ولی کے ایصالِ ثواب کے لیے اسکے مزار پر صدقہ کی جائے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود ہو۔ مثلاً یہ نذر ماننا کہ میرا فلاں کام ہوگیا تو میں داتا دربار پر کھانا تقسیم کروں گا یا گیارھویں شریف کروں گا، یہ بلاشبہ جائز و مستحب ہے۔ (مزاراتِ اولیاء ص ۱۲۰)

س(۳۲۹)۔ ''میری قبر کو عید نہ بناؤ''۔ بعض لوگ اس حدیث سے مزارات پر اجتماع کے ناجائز ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔ اسکا کیا جواب ہے؟

(ج) حاجی امداد اللہ مہاجر مکی لکھتے ہیں: ''اسکا صحیح معنی یہ ہے کہ قبر پر میلہ لگانا اور خوشیاں اور زینت و آراستگی و دھوم دھام کا اہتمام کرنا یہ ممنوع ہے اور یہ معنی قطعاً نہیں کہ کسی قبر پر جمع ہونا منع ہے ورنہ روضۂ اقدس کی زیارت کے لیے قافلوں کا جانا بھی منع ہوتا''۔ (ایضاً ص ۱۲۵)

س(۳۳۰)۔ کسی ولی کے مزار پر دعا مانگنے کا کیا طریقہ ہے؟

(ج) پہلے فاتحہ پڑھ کر اس ولی کی روح کو ثواب پہنچائے پھر جو جائز شرعی حاجت ہو اسکے لیے یوں دعا کرے: ''الٰہی! اس نیک بندے کی برکت سے میری یہ حاجت پوری فرما۔ یا اس ولی کو پکارے کہ اے اللہ کے ولی! میرے لیے شفاعت کیجیے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ وہ میرے مقصد کو پورا فرمائے''۔ (مزاراتِ اولیاء اور توسل ص ۱۷۰)

بابِ پنجم: اکابرینِ اہلسنت

س(۳۳۱)۔ ائمہ اربعہ سے کون سے امام مراد ہیں؟

(ج) امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت، امام مالک بن انس، امام محمد بن ادریس شافعی، امام احمد بن حنبل۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین

س(۳۳۲)۔ امام اعظم کی فضیلت میں نبی کریم ﷺ کی دو حدیثیں سنائیے۔

(ج) حدیث نبوی ہے: ''قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، اگر دین و ایمان آسمان کے ساتھ بھی معلق ہوا تو فارس کا ایک شخص اسے حاصل کر لے گا''۔ (بخاری، مسلم) علامہ سیوطی فرماتے ہیں، یہ حدیث امام اعظم کی فضیلت کی دلیل ہے۔
دوسرا ارشادِ نبوی ہے: ''ایک سو پچاس ہجری میں دنیا کی زینت کو اٹھا لیا جائے گا''۔ شمس الائمہ امام کردی فرماتے ہیں، یہ حدیث امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں ہے کیونکہ آپ ہی کا وصال ۱۵۰ھ میں ہوا۔ (الخیرات الحسان صفحہ ۵۳)

س(۳۳۳)۔ گیارھویں صدی ہجری کے اس مجدد کا نام بتایئے جو محفلِ میلاد منعقد کرتے، اسمیں کھڑے ہو کر سلام پڑھتے اور غوث پاک کی گیارھویں شریف کرتے تھے؟

(ج) امام المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (۹۵۸ھ تا ۱۰۵۲ھ)

س(۳۳۴)۔ چند محدثین کرام کے نام بتایئے جو محافلِ میلاد النبی ﷺ مناتے تھے اور انہوں نے اس پر تحریری کام بھی کیا۔

(ج) امام ابن جوزی (و: ۵۹۷ھ) کتاب: المیلاد النبوی...... امام ابن حجر شافعی (و: ۸۵۲ھ) کتاب: فتاویٰ حدیثیہ...... امام جلال الدین سیوطی (و: ۹۱۱ھ) کتاب: حسن المقصد فی عمل المولد...... امام قسطلانی (و: ۹۲۳ھ) کتاب: مواہبُ الدنیہ۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

س(۳۳۵)۔ آقا و مولیٰ ﷺ کی شان و عظمت اور کمالات پر جن اکابر محدثین نے کتب لکھیں، ان میں سے پانچ کے نام بتائیں۔

(ج) قاضی عیاض مالکی کی ''کتابُ الشفاء''، امام قسطلانی کی ''مواہبُ الدنیہ''، امام سیوطی کی ''خصائصِ کبریٰ''، شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی ''مدارج النبوۃ'' اور اعلیٰ حضرت محدث بریلوی کی ''الامن والعلیٰ'' اور ''الدولۃ المکیۃ''۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

س(۳۳۶)۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے چند علمی کارنامے بتایئے۔

(ج) آپ سچے عاشقِ رسول، عالم و فقیہ اور چودھویں صدی ہجری کے مجدد تھے۔ آپ ۵۵ علوم و فنون کے ماہر تھے اور آپ نے ایک ہزار سے زائد کتب تصنیف کیں۔ بارہ ضخیم جلدوں پر مشتمل فقہ حنفی کا انسائیکلوپیڈیا ''فتاویٰ رضویہ'' آپکا عظیم کارنامہ ہے۔ آپ نے عشقِ رسول ﷺ سے لبریز ترجمۂ قرآن بھی کیا اور نعتوں کی صورت میں دینی مسائل و نکات بیان فرمائے۔

س(۳۳۷)۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت کو مجدد کا لقب کب اور کس نے دیا؟

(ج) ۱۹۰۰ء میں پٹنہ (بھارت) میں علماء و مشائخ کے عظیم الشان اجتماع میں انہیں ''مجدد'' کا لقب دیا گیا۔ عرب کے علماء شیخ سید اسماعیل بن خلیل (حرم مکہ) اور شیخ موسیٰ علی شامی ازہری نے بھی آپکو مجدد کا لقب دیا۔

س(۳۳۸)۔ اعلیٰ حضرت کی تاریخِ پیدائش اور تاریخِ وصال بتایئے۔

(ج) پیدائش: ۱۰ شوال ۱۲۷۲ھ / ۱۴ جون ۱۸۵۶ء – وصال: ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ / ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء

س(۳۳۹)۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمۂ قرآن کا نام اور اسکے معنی بتایئے۔

(ج) کنز الایمان یعنی ایمان کا خزانہ۔

س(۳۴۰)۔ اعلیٰ حضرت محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نعتیہ دیوان کا نام کیا ہے؟ نیز آپکے مقبولِ عام سلام کا ایک شعر سنایئے۔

(ج) آپ کے نعتیہ دیوان کا نام حدائقِ بخشش ہے۔

ہم غریبوں کے آقا پہ بیحد درود | ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

س(۳۴۱)۔ اعلیٰ حضرت اور انکے خلفاء کی اصلاحِ عقائد کی کوششوں کا دوسرے فرقوں پر کیا اثر پڑا؟

(ج) اول: جو حضور ﷺ کے خصائص و کمالات کے منکر ہیں، وہ اب بعض کمالات بیان کر لیتے ہیں۔ دوم: جو عشقِ رسول ﷺ کا ذکر پسند نہیں کرتے اب محبتِ مصطفیٰ ﷺ کی باتیں کرنے لگے ہیں۔ سوم: جو میلاد النبی ﷺ کو بدعت و حرام کہتے ہیں اب سیرۃ النبی کے نام سے مجالس منعقد کرتے ہیں۔ چہارم: جو پیری مریدی اور اولیاء کرام کے عرس کے مخالف ہیں اب خود پیری مریدی کرتے ہیں اور سالانہ اجتماع کے نام سے اپنے اکابر کی برسی مناتے ہیں۔ پنجم: جو ایصالِ ثواب اور قرآن خوانی کو بدعت کہتے ہیں اب وہ خود قرآن خوانی کرنے لگے ہیں۔

س(۳۴۲)۔ اعلیٰ حضرت نے کن بری بدعات کے خلاف تحریری و تقریری جہاد کیا؟

(ج) داڑھی منڈانا، طریقت کو شریعت سے الگ سمجھنا، عورتوں کا زیارتِ قبور کے لیے جانا، پیروں کے سامنے عورتوں کا بے پردہ آنا، کفار و مشرکین سے مشابہت کرنا، تعزیہ بنانا اور دیکھنا، سینہ کوبی اور ماتم کی مجلس میں جانا، قبر کو سجدہ یا اسکا طواف کرنا، آلاتِ موسیقی کے ساتھ قوالی سننا، میت کے گھر کھانا پینا، قرآن خوانی اور وعظ پر اُجرت مانگنا، قبروں کے درمیان جوتی پہن کر چلنا، لڑکی والوں سے جہیز مانگنا وغیرہ۔

س(۳۴۳)۔ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے چند شاگردوں کے نام اور انکی ایک ایک کتاب کا نام بھی بتایئے۔

(ج) صدرُ الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی قادری مصنف بہارِ شریعت...... صدرُ الافاضل مولانا سید نعیم الدین مرادآبادی صاحب تفسیر خزائن العرفان...... مفتی اعظم مولانا مصطفیٰ رضا خاں قادری مصنف فتاویٰ مصطفویہ...... مبلغِ اسلام مولانا عبدالعلیم صدیقی مصنف بہارِ شباب۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

س(۳۴۴)۔ قیامِ پاکستان کے لیے آل انڈیا سُنی کانفرنس کا اجلاس بنارس میں کب اور کس کی صدارت میں ہوا؟

(ج) یہ کانفرنس ۲۷ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء کو پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت میں ہوئی۔

س(۳۴۵)۔ اس کانفرنس میں کون سے اکابر شریک تھے اور شرکاء کتنے تھے؟

(ج) اسمیں مذکورہ بالا چار شاگردوں اور صدرِ اجلاس کے علاوہ مفتی برہان الحق جبل پوری، محدث کچھوچھوی، علامہ ابوالبرکات سید احمد قادری، مولانا عبدالحامد بدایونی، خواجہ قمر الدین سیالوی، پیر صاحب بھرچونڈی شریف، پیر صاحب مانکی شریف، دیوان سید آل رسول اجمیر شریف وغیرہ پانچ ہزار علماء و مشائخ نے شرکت کی اور ڈیڑھ لاکھ عوامِ اہلسنت شریک ہوئے۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

س(۳۴۶)۔ تحریکِ پاکستان میں جن علماء و مشائخ نے اہم کردار ادا کیا ان میں سے چند کے نام بتائیں۔

(ج) مولانا عبدالحامد بدایونی، مولانا عبدالعلیم صدیقی، علامہ سید ابوالحسنات قادری، علامہ عبدالمصطفیٰ ازہری، مفتی محمد عمر نعیمی، علامہ غلام معین الدین نعیمی، علامہ سید احمد سعید کاظمی، علامہ عبدالغفور ہزاروی، مولانا شاہ عارف اللہ قادری، خواجہ قمر الدین سیالوی، پیر غلام محی الدین عرف بابو جی (گولڑہ شریف)، مولانا عبدالستار خاں نیازی وغیرہ۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

س(۳۴۷)۔ قیامِ پاکستان کے بعد اہلسنت کی دینی راہنمائی میں جن علماء نے نمایاں کردار ادا کیا ان میں سے چند کے نام بتائیں۔

(ج) (مذکورہ بالا ناموں کے علاوہ) پیر سید مہر علی شاہ (گولڑہ شریف)، محدثِ اعظم مولانا سردار احمد قادری (فیصل آباد)، مفتی محمد وقار الدین قادری (کراچی)، علامہ قاری محمد مصلح الدین صدیقی (کراچی)، مفتی محمد حسین نعیمی (لاہور)، صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ (آلومہار شریف)، علامہ مولانا محمد عمر اچھروی (لاہور) وغیرہ۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین

س(۳۴۸)۔ پاکستان کے سُنی علماء نے جو کتب تصنیف کیں، ان میں سے چند نام بتائیں۔

(ج) علامہ سید ابوالحسنات قادری (تفسیر الحسنات)، مفتی احمد یار خاں نعیمی (جاء الحق، مرآۃ شرح مشکوٰۃ)، مفتی خلیل احمد خاں برکاتی (سُنی بہشتی زیور، ہمارا اسلام)، علامہ سید احمد سعید کاظمی (البیان، مقالاتِ کاظمی)، پیر محمد کرم شاہ ازہری (تفسیر ضیاء القرآن، ضیاء النبی)، علامہ سید محمود احمد رضوی (فیوض الباری شرح بخاری، دینِ مصطفیٰ)، (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین)
علامہ محمد اشرف سیالوی (جلاء الصدور، تحفہ حسینیہ)، علامہ محمد شرف قادری (البریلویہ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، عقائد و نظریات)، علامہ عبدالرزاق بھترالوی (تذکرۃ الانبیاء،

Copyright © 2010 http://www.ahlesunnat.net All Rights Reserved. 16/17

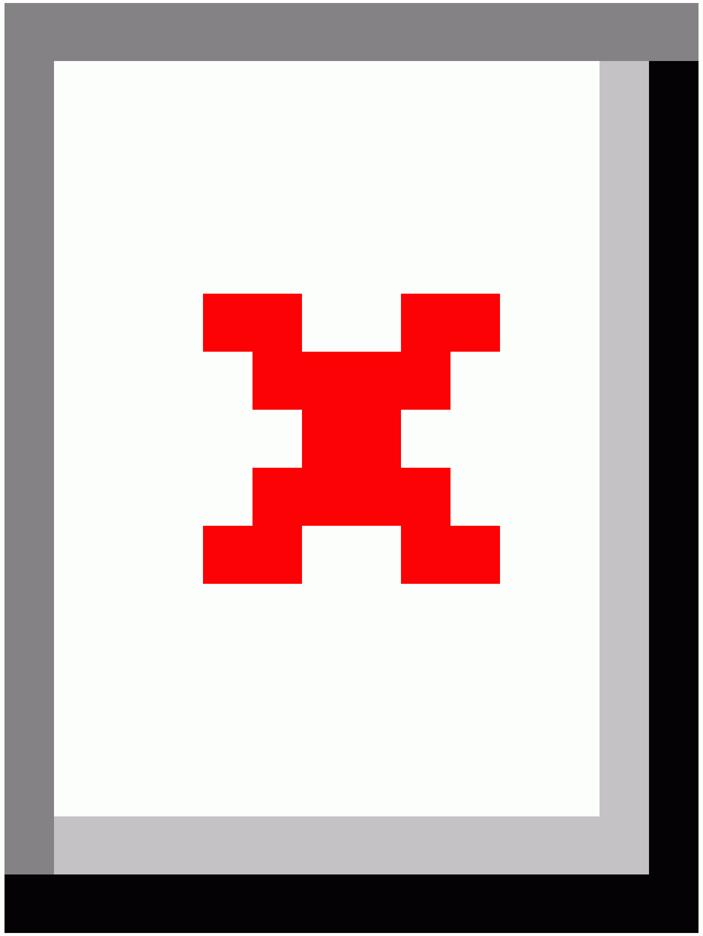

س(۳۴۹)۔ کتبِ احادیث کے تراجم کے حوالے سے کن علماء نے نمایاں کام کیا ہے؟

(ج) علامہ مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہاں پوری رحمۃ اللہ نے صحیح بخاری، سنن ابن ماجہ، سنن ابوداؤد اور مشکوٰۃ شریف کے تراجم کیے جبکہ علامہ مولانا محمد صدیق ہزاروی مدظلہ نے جامع ترمذی، طحاوی شریف اور ریاض الصالحین کے تراجم کا شرف حاصل کیا۔

س(۳۵۰)۔ پیرِ طریقت رہبرِ شریعت حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری الجیلانی دامت برکاتہم العالیہ کی چند اہم کتب کے نام بتائیے۔

(ج) تصوف و طریقت، جمالِ مصطفیٰ ﷺ، خواتین اور دینی مسائل، ضیاء الحدیث، مزاراتِ اولیاء اور توسل، فلاحِ دارین (تفسیر سورۃ العصر)، تفسیر سورۃ فاتحہ، دعوت و تنظیم، امامِ اعظم رضی اللہ عنہ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلٰوةً وَّ سَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

☆☆☆☆

Copyright © 2010 http://www.ahlesunnat.net All Rights Reserved. 17/17